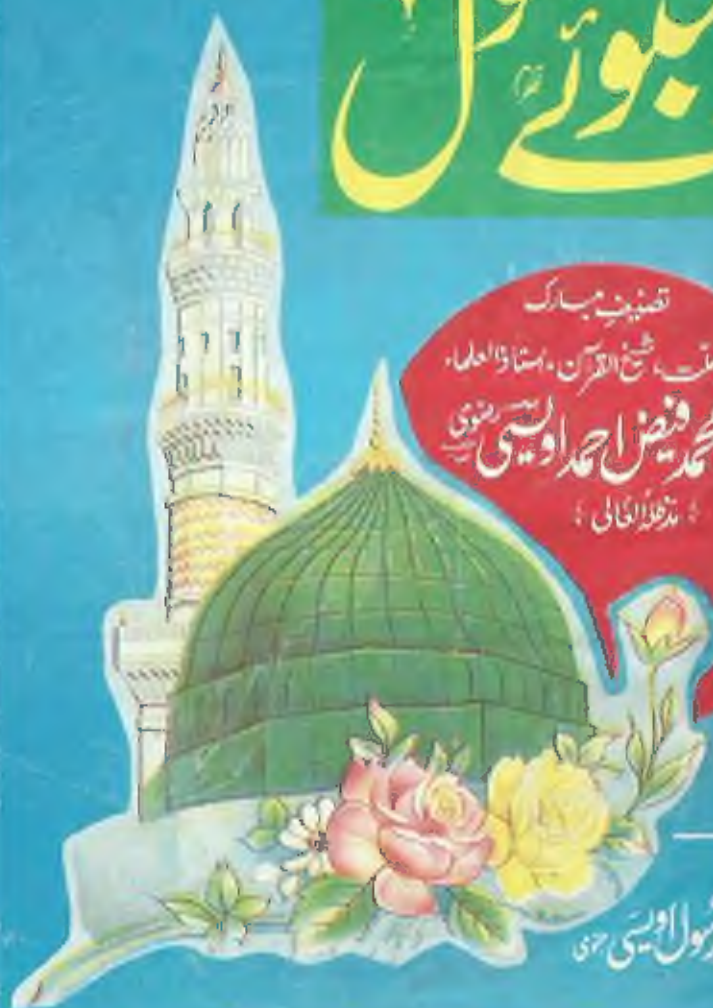


# خوشبوئے رسولؐ



— باہتمام —

مجموعہ علماء الرسول اویسی

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی دہراوڑ پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

اما بعد: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں نہ ہمارے جیسے بلکہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم، نوری بشر ہیں بے شمار دلائل میں سے ایک دلیل آپ کی خوشبو مبارک  
بھی ہے کہ نہ صرف آپ کی بشریت معطر و معبر تھی بلکہ جو بھی آپ سے تعلق ہوا وہ بھی  
معطر و معبر ہو گیا۔ فقیر نے ماہنامہ فیض عالم بہاولپور میں فضلات رسول کے  
نام سے ایک طویل مضمون سپرد قلم کیا۔ یہاں صرف خوشبو کے رسول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے متعلق مضمون مذکور ہوں گے اس کا نام "خوشبوئے رسول تجویز  
کیا۔ و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

فضل اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وکرم وسلم۔  
اویسی غفرلہ۔ بہاولپور

۲ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ بروز جمعرات

**جسم معطر**  
حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے  
جملہ اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار  
تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ خوشبو استعمال فرماتے تھے لیکن خوشبو  
کی محتاجی نہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو اتنی نفیس و دلربا  
تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

**بوقت ولادت خوشبو**  
آپ کے جسم اطہر کا یہ اعجاز تھا کہ بوقت ولادت  
ہی خوشبو کے حلقے پھوٹ رہے تھے چنانچہ

امام ابو نعیم اور خطیب رحمہ اللہ تین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ  
حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا اس کائنات میں ظہور ہوا

نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ  
كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدَنِ  
رِيحُهُ يَسْطِيعُ كَالْمَسَلِ  
الذَّوْنِ رِزْقَانِ عَلَى الْغَوَابِ  
میں نے زیارت کی تو میں نے آپ کے  
جسم اطہر کو چودھویں رات کے چاند  
کی طرح پایا جس سے تر و تازہ کستوری  
کی خوشبو کے حلقے پھوٹ  
رہے تھے۔  
ص ۳۲۳ ج ۴

**حلیمہ کے گھر میں خوشبو**  
حضور سرور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہیں:

لَمَّا دَخَلْتُ بَيْتَهُ إِلَى مَنْزِلِ  
لَمْ يَبْقَ مَنَازِلُ مِنْ مَنَازِلِ  
بَنِي سَعْدِ إِلَّا شَمُّ مَنَامِنِهِ  
رِيحُ الْمَسَاكِ وَالْقَيْتِ مَجْبَتِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
جب میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو  
لے کر اپنے دیہات میں داخل ہوئی  
(پہنچی) تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں  
میں کستوری کی خوشبو آنے لگی  
لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت



قلوب الناس حتى ان احدهم  
كان اذا انزل به اذى  
في جسده اخذ كفه صلى الله  
عليه وسلم فيضعها على  
موضع الاذى يتبرأ باذن  
الله تعالى سريعاً وكذلك  
اذا اعتل لهم بغير اوشاة  
فعلوا ذلك (سبل الہدی صفحہ ۴۲)

اس قدر پیدا ہو گئی کہ ان میں سے  
کوئی بیمار ہوتا تو آپ کے دستِ اقدس  
کو پکڑ کر اپنے جسم پر لگاتا اللہ تعالیٰ کے  
حکم سے وہ فی الفور صحت مند ہو جاتا  
اسی طرح ان کا اگر کوئی اونٹ بکری  
وغیرہ بیمار ہو جاتا تو آپ کے دستِ  
اقدس کو اس کے جسم پر لگاتے جس  
سے وہ تندرست ہو جاتا۔

۱۴۵ تا ۱۴۷

البوطالب اور جیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو  
امام فخر الدین رازی (رحمہ اللہ)  
تعالیٰ البوطالب کے  
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بھائی حضرت عباس کو کہا۔

الاخبرك عن ما رأيت  
منہ ! کہ آپ کو میں وہ بات نہ بتاؤں جو میں  
نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دیکھی !

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں مجھے ضرور بتائیں اس پر البوطالب نے درج  
ذیل واقعہ بیان کیا۔

جب سے حضور علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں مجھے آپ سے اتنی محبت ہو گئی  
ہے کہ میں رات اور دن میں ایک گھڑی بھی ان سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ رات

کو بھی میں آپ کو اپنے پاس سلاتا ہوں۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ کپڑے پہن کر سوتے  
تھے۔ کپڑے اتار کر سونا آپ کو پسند نہ تھا۔

فامرتہ لیلۃ ان یخلع  
ثیابہ وینام معی فراث  
الکراہۃ فی وجہہ  
لکنہ کہ ان یخالفنی

ایک رات میں نے کہا کہ کپڑے اتار  
دیں اور پھر سویں۔ میں نے آپ کے  
چہرۂ اقدس سے محسوس کیا کہ یہ بات  
آپ کو پسند نہیں لیکن چونکہ میری بات  
کو آپ ٹالنا بھی نہ چاہتے تھے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا،

یا عمار اصرف بوجہک  
عنی حتی اخلع ثیابی  
اذ لا ینبغی لاحد ان ینظر  
الی جسدي

اے چچا میں کپڑے اتارتا ہوں مگر  
اپنے چہرے کو دوسری طرف کر دے  
تاکہ میرے شکستہ جسم کو تو نہ دیکھ پائے کیونکہ  
میرے جسم کو (اس حال میں) دیکھنا کسی  
کے لئے جائز نہیں۔

البوطالب کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہوا مگر میں نے اپنا منہ دوسری طرف  
کر لیا تاکہ یہ کپڑے اتار لیں۔ جب آپ کپڑے اتار کر بستر پر لیٹے،

فلما دخلت معہ الفراش  
اذ بیئنی وبینہ ثوب

میں بھی بستر پر لیٹا لیکن میں نے دیکھی  
کہ ہمارے درمیان ایک پردہ حائل

ہو گیا جس کی وجہ سے میں آپ کے جسم کو

نہیں دیکھ سکتا تھا۔

دوسری بات میں نے یہ دیکھی  
واللہ ما ادخلتہ فراشی  
فاذا ہرق غایۃ الین  
وطیب الرائحة کاندہ غمس  
فی المسک فجہدت لا نظالی  
جسدہ فما کنت اری شیئا  
وکتثیں اما کنت افتقدہ  
من فراشی فاذا اقامت لا  
طلبہ نادانی یا اعم فارج  
ولقد کنت کثیرا ما اسمع  
منہ کلاما یعجبنی ذلک  
عند ماضی اللیل وکنا لاسمی  
علی الطعام والشراب ولا  
نعمدہ بعدہ وکات  
یقول فی اقل الطعام بسم اللہ  
الاحد فاذا فرغ من طعامہ  
قال الحمد ثم لم ار منہ

کہ آپ کا جسم اظہر نہایت ہی نرم و نازک  
اور اس طرح خوشبودار تھا جیسے وہ  
کستوری میں ڈبو یا ہے۔ میں نے آپ کے  
جسم اظہر کو دیکھنے کی کوشش کی مگر میں  
دیکھ سکا۔ میں بہت دفعہ آپ کو بستر  
سے گم پاتا تو بستر سے اٹھ کر تلاش کرنے  
نکلتا اور آواز دیتا اے محمد (صلی اللہ علیہ  
وسلم) تو کہاں ہے۔ آپ فرطے اے چچا میں  
یہاں ہی ہوں واپس آ جاؤ۔ جب رات  
ڈھل جاتی تو میں بہت دفعہ آپ سے  
ایسی گفتگو سنتا جس سے مجھے بہت تعجب  
ہوتا۔ ہم کھانے پینے سے پہلے اور بعد  
اللہ کا نام نہیں لیتے تھے۔ آپ کھانے  
سے پہلے بسم اللہ احد (اللہ کے نام سے  
جو ایک ہے) پڑھتے اور جب کھانے سے  
فارغ ہوتے تو الحمد للہ کہتے میں نے آپ

کذبتہ ولا ضحکا ولا جاہلیۃ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا رہم وقت  
ولا وقت مع صبیان یلعبون متفکر رہتے (کبھی کھل کر ہنستے ہوئے  
(تفسیر کبیر ص ۳۲ ج ۲)

نہیں دیکھا اور نہ بچوں کے ساتھ فہول  
کھیل میں وقت ضائع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جسم اقدس کی  
انس صحابی رضی اللہ عنہ کی گواہی خوشبو کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ  
وسلم احسن الناس لونا واطیب  
الناس لریحاً (تہذیب ابن عساکر  
خوشبو نفیس تر تھی۔

ص ۳۱ ج ۱)

ایضا انہی سے مروی دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

لا شمتت مسکاً ولا عطرًا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم  
اطیب من ریح رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم (بخاری کتاب الناقب  
کو نہیں پایا۔

ص ۲۶ ج ۱)

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

وانی شمتت العطر کلہ فلم  
اشم نکرہۃ اطیب موت  
میں نے تمام عطروں کو سونگھا ہے مگر  
ریا تہاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم



نکھتہ علیہ السلام - اطہر کی نجاست سے بڑھ کر کسی کو نہیں  
(ابن عساکر ص ۳۲۱ ج ۱) نہیں پایا۔

میں نے اس دنیا میں مختلف خوشبوؤں کو استعمال کر کے دیکھا مگر جو مہک  
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس میں رکھی تھی اس  
کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

**شہادت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ** آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر  
میں رسالتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے ساتھ تھے آپ نے مجھے اپنے قریب ہونے کا حکم دیا۔

فندوت منه فما شئمت میں جب قریب ہوا تو میں نے آپ کے  
مسکاولا عنبرا طیب من جسم اقدس میں ایسی مہک عسوس کی جو  
ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی کستوری اور عنبر میں  
وسلمہ اخلاش کبری ص ۱۵۰ نہیں۔

**گواہی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ** آپ بیان کرتے ہیں۔

لقد كنت اصافح النبي صلی میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ علیہ وسلم فیمس سے معانقہ کا شرف پاتا یا میرا جسم آپ  
جلدی جلدہ فا تعرفہ کے جسم اطہر سے مس ہوتا تو میں جدا ہونے  
بعد فی یدی فانه لا طیب کے بعد اپنے ہاتھ میں ایسی خوشبو پاتا

رائحتہ من المساک - جو کسی بھی کستوری میں نہیں ہو سکتی۔  
(سبل الہدی ص ۱۱۸)

**گواہی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ** آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور  
علیہ السلام کی معیت میں فجر کی نماز  
ادا کر کے مسجد نبوی سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ باہر اہل مدینہ کے بچے آپ کے  
استقبال کے لئے کھڑے ہیں آپ نے ان کے سروں اور چہروں پر دست  
شفقت پھیرا۔

مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسالتا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست  
وسلم خدی فوجدت یسکا شفقت میرے رخسار پر رکھا میں نے  
بردا وریخا کا نما اخرج آپ کے دست اقدس کو نہایت ہی ٹھنڈا  
یدہ من جونت عطار اور ایسا خوشبودار پایا جیسے آپ اپنے اسے  
(مسلم شریف ص ۲۵۶ ج ۲) عطار کے خوشبوداری سے نکالا ہے۔

**یزید بن اسود رضی اللہ عنہ** آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھایا وہ برف سے  
ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

**خوشبو بخبر رسانی** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت  
الن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خوشبو سے عسوس  
کر لیتے تھے کہ اب آقائے دو جہاں تشریف لادے ہیں۔

کنا لعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آپ  
 علیہ وسلم اذا قبل بطیب ریحہ کی مبارک خوشبو سے محسوس کر لیتے تھے۔  
 (خصائص کبریٰ ص ۳۳۸)

ایضاً: امام ابراہیم غفرلہ سے منقول ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی تاریکی  
 وسلم یعرف باللیل بريح میں جم اقدس کی خوشبو کی وجہ سے  
 الطیب (الدارمی ص ۳۴۸) پہچانے جاسکتے تھے۔

**کوچے بسا دیئے** | احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب کوئی صحابی آپ کی زیارت  
 کے لئے حاضر ہوتا اور آپ گھر پر نہ ہوتے تو راستے  
 کی ہلک بتا دیتی کہ آپ فلاں مقام پر تشریف لے گئے ہیں لہذا اس صحابی کو کسی سے  
 پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی بلکہ جس راستے پر ہلک ہوتی وہ اس پر چل کر اپنے محبوب  
 کریم کو پالیتا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں  
 چوں کی اذا صاحب بعقدہ ملازمت آں جب کوئی غلام آپ کی زیارت کے ارادے  
 حضرت کی آمد و درخا نہ یافت بہ نشان سے حاضر ہوتا اور آپ اپنے در و دولت  
 بوسے خوش دردا ہے کہ آنحضرت الزاں راہ پر تشریف فرما نہ ہوتے تو وہ اسی راہ پر چل  
 گذشتہ برو میرفت۔ کہ آپ کو پالیتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی  
 ہلک کا پتہ دے رہی ہوتی۔ (مدارج النبوة ص ۲۸۱ ج ۱)

عنبز بن عبیر ہوا، مشک ترغبار  
 ادنیٰ سی یہ شناخت تری رکھ کر کی ہے

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

ہر کرد کو چہ از کو چہائے مدینہ طیبہ میگند جب بھی کوئی شخص مدینہ طیبہ کی کسی گلی سے  
 بوسے خوش بیافت و میدانست کہ آنحضرت گذرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محسوس  
 از این راہ گذشت است۔ ملک کو پالیتا تو جان جاتا کہ ادھر سے حضور  
 ایضاً، علیہ السلام کا گذر ہوا ہے۔

امام خفای اسی بات کو بیان کرتے ہیں۔

کان اذا مر فی بعض ازقة جب آپ کا مدینہ کی کسی گلی سے گذر ہوتا  
 المدینہ علم مرورہ تو خوشبو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 بہ برانحتہ (نیم ریاض ص ۳۴۸) کی خبر ہو جاتی تھی۔

**ایک صحابی کا قصہ** | فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت  
 کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نہ ملے تو میں حسب  
 دستور گلیوں کو چوں میں آپ کی خوشبو کے سہارے پر چل پڑا۔ لیکن یہاں مدینہ پاک میں  
 کہیں پتہ نہ چلا تو میں شہر سے باہر نکلی کہ خوشبو سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہچان  
 لیا اس طرح مجھے قبا شریف کی طرف خوشبو نبوی محسوس ہونے لگی میں ادھر چل پڑا۔ مسجد قبا  
 میں تو آپ ملاقات نہ ہوئی۔ ادھر ادھر گھومنا تو آپ کو ایک کنواں پر بیٹھا پایا۔ اس طرح  
 سے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا (آئینہ حرم)



۱۲  
**زائرین رسول صلی اللہ علیہ وسلم** جن خوش نصیب حضرات کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے ان کی زیارت والی جگہ سے تادیر خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ واقعات کی تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "زائرین معطلے" کا مطالعہ کیجئے۔

**قبور معطر** بکثرت درود شریف پڑھنے والوں اور حدیث پاک سے شغف رکھنے والوں کا مزارات سے خوشبو کا ہونا متقددا و یا مشائخ کے متعلق مشہور ہے حضرت امام بخاری اور صاحب دلائل الخیرات کے مزارات کی خوشبو مشہور عام ہے۔

صدی گذشتہ کے ایک بزرگ مولانا فیض الحسن سہارنپوری کا مزار ان کے دفنانے کے بعد مہک اٹھا اس لئے کہ آپ ہر شب جمعہ تمام رات ہالا التزام درود شریف پڑھتے رہتے تھے (وغیرہ وغیرہ)۔

**لطیفہ** مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی جب فوت ہوا تو اس کے متعلقین بازار سے عطر خرید کر کے اس کی قبر پر پھینک دیتے پھر عوام کو اس کی بزرگی منوانے کے لئے خوشبو کی نوید سناتے۔ لیکن قدرت نے ان کا پردہ فاش کر دیا جب کسی منخلے نے اس کا گزاری کو دیکھ کر اوپلا مچایا تو عوام کو یقین ہوا کہ اس جماعت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔

**مدینہ مہک رہا ہے** آج بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات حقیقیہ کی بہترین دلیل آپ کا سارا مدینہ پاک ہے کہ آپ

کے جسم معطر کی عطر بیزوں سے سارا شہر مدینہ شریف خوشبو سے مہک رہا ہے ایسی لئے مدینہ پاک کے اسماء طیبہ۔ طیبہ۔ طاہرہ۔ مطہرہ ہے۔ لیکن یہ خوشبو اسے نصیب ہوتی ہے جس کے ایمان کی ناک ہر گندی الائنس سے پاک اور صاف ہے اور جن کے ایمان کی ناک نہیں یا شرک و بدعت کے نزلہ و زکام سے ماکوف ہے اسے خوشبو تو نہیں نصیب اس کو مدینہ پاک کی فضا ہی ناخوشگوار ہے۔

**رنگ معطر** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح خوشبودار بنایا تھا کہ جس جگہ گلی راستے سے آپ کا گزرجو جاتا وہ خوشبو سے مہک اٹھتے۔ بعد میں گزرنے والا ہر شخص یہ محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب کا گزر ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ان راستوں پر ایسی خوشبو پاتا جو آپ ہی کے جسم اطہر کا حصہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔  
 کان رسول اللہ اذا مر فی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے طریق من طرق المدینة کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ اس راہ وجد ومنہ رائحة الطیب میں ایسی پیاری مہک پاتے کہ پکار اٹھتے وقالوا امر رسول اللہ من کہ ادھر سے اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی گزر رہا ہے۔  
 هذا الطريق۔ (صاحب کبریٰ ص ۶۱)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تاج کبریا میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں  
 لم یکن النبی یمری طریق آپ جس راستے سے بھی گزر جاتے بعد میں

فیتبعہ احمد الاعرف انه آئے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا  
من طیبہ - کہ ادھر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر  
(شفاء شریف ص ۸۴) ہوا ہے۔

اس کے تحت علامہ علی محمد البجاوی لکھتے ہیں۔

ای من طیب الطریق برائحته راستے سے گزرنے والا اس میں پھیلی  
الطیبة المخصوصة الباقیة ہوئی خوشبو کی وجہ سے محسوس کر لیتا کہ  
فیہ (حاشیہ شفاء شریف ص ۸۴) ادھر سے آپ کا گذر ہوا ہے کیونکہ ایسی  
خوشبو آپ کے ساتھ مخصوص تھی۔

گندے فہن کا گند اسوال جو لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف  
اور صرف اپنے جیسا بھرتے ہیں وہ کہتے ہیں چوہو  
حضور علیہ السلام بہت زیادہ خوشبو استعمال فرماتے تھے یہ وہی خوشبو تھی نہ کہ جسم کے  
اندر سے کوئی خوشبو نکلتی۔

جواب یہ مہک اور خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ استعمال  
کردہ خوشبو کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشبو کے محتاج نہ تھے بلکہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم خوشبو استعمال نہ بھی فرماتے تو پھر بھی یہی کیفیت رہتی۔ محققین و محدثین کے  
ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن خصوصیات سے  
نوازا ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا خوشبو دار ہونا بھی ہے۔

كانت هذا الريح الطيبة مہک آپ کے جسم اطہر کی صفات میں سے  
صفتہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو  
وان لم یس طیباً استعمال نہ فرماتے۔

(نووی علیہ السلام ص ۲۵۲ ج ۲)

۲۔ امام اسحاق بن راہویہ اس بات کی تصریح ان الفاظ میں کرتے ہیں۔  
ان هذا الرائحة طيبة یہ پیاری مہک آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
كانت رائحة رسول الله کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ اس خوشبو کی جس  
من غیر طیب (سل الہدی ص ۱۲) کو آپ استعمال فرماتے تھے۔

۳۔ امام خفاجی اُسے آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔  
ریحها الطیبة طبعیاً اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت و معجزہ آپ  
خلقاً خصہ اللہ بہہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقت  
مکرمۃ و معجزۃ لہ۔ اور طبعاً مہک رکھ دی تھی۔

۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اسی صفت کا بیان یوں کرتے ہیں۔  
یکی از صفات عجیب آنحضرت طیب الريح آپ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ  
است کہ ذاتی وی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال کے آپ  
آنحضرت استعمال طیب از خاراج کندو کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو آتی جس  
ایچ طیب ہاں میرسید۔ کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

(مدارج ص ۲۴ ج ۱)



۵۔ علامہ احمد عبد الجواد الدومی جتھے ہیں۔

كان رسول الله طيباً من غير طيب ولكن كان يتطيب ويتعطر تركيد الرائحة وزيادتي في الاوقات  
آپ کا جسم اطہر خوشبو کے استعمال کے بغیر بھی خوشبودار تھا لیکن آپ اس کے باوجود پاکیزگی و نظافت میں اضافے کے لئے خوشبو استعمال فرمالتے۔  
(شرح شام ص ۲۶)

۶۔ شیخ ابراہیم بن یحییٰ فرماتے ہیں۔

وقد كان صلى الله عليه وسلم طيب الرائحة وان لم يمس طيباً كما جاء في الاخبار الصحيحة لكنه كان يستعمل الطيب زيادة في الطيب الرائحة۔  
احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسالتاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو کی دلآویز مہک بغیر خوشبو لگا کے آتی رہی ہاں آپ خوشبو کا استعمال فقط اضافہ کے لئے کرتے تھے۔  
(مواہب لدنی ص ۱۹ ج ۱)

**سوال** آپ کے جسم اطہر میں خوشبو واقعہ معراج کے بعد پیدا ہوئی قلہذا یہ خوشبو آپ کی بشریت کی نہ ہوئی بلکہ خارجی اسباب سے۔

**جواب ①** مذکورہ بالا عینی روایات ہیں یہ تمام کی تمام اس بات کی دال ہیں کہ خوشبو ہمیشہ سے آپ کے جسم اطہر کا حصہ تھی۔ خصوصاً

سیدہ آمنہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہما اور ابوطالب کی روایات میں تو اس بات کی تصریح ہے کہ ولادت کے وقت ہی سے بدن خیر البشر معطر و خوشبودار تھا جس کا تذکرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ربیعہ یسطع کا المسك الاقصر (آپ کی خوشبو تروتازہ کستوری سے بڑھ کر تھی) اور سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہ نے لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منه ریح المسك (آپ کی برکت کی وجہ سے بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی) کے الفاظ میں کیا ہے۔

**جواب ②** جن لوگوں کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت سے مغالطہ ہوا ہے اس کی وجہ سے انہوں نے یہ قول کیا ہے کہ خوشبو معراج سے پہلے آپ کے جسم کا حصہ نہ تھی بلکہ واقعہ معراج کے بعد حاصل ہوئی یہ انکی غلط فہمی ہے۔ جیسے ان کی عادت ہے کہ احادیث مبارکہ سے اپنی غلط مزاجی سے اپنا مطلب نکالتے ہیں فقیر اصل حدیث پیش کرتا ہے۔  
ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسرى به ريحه ريح عروس واطيب من ريح عروس۔  
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہ اسیری کا دلوہا نیا گیا تو اس کے بعد آپ کے جسم اطہر سے دلہن کی خوشبو کی طرح خوشبو آتی تھی بلکہ آپ کی خوشبو دلہن کی خوشبو سے زیادہ نفیس تھی۔  
(سبل الہندی ص ۱۲ ج ۲)

مذکورہ روایت کی تحقیق | محققین محدثین اور شارحین احادیث فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مقصد

معراج سے پہلے خوشبو کی نفی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ معراج کے بعد آپ کی جسمانی خوشبو میں مزید اضافہ ہوا اور پہلے سے بھی زیادہ عجیب مہک کا حامل ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دہن کی خوشبو سے بڑھ کر قرار دے رہے ہیں۔ چونکہ خوشبود و طرح کی ہوتی ہے ایک تو مطلق خوشبو ہے جو ہر کوئی ہر موقع پر استعمال کرتا ہے لیکن خوشبو کی ایک دوسری قسم ہے جسے محض اوقات میں استعمال میں لایا جاتا ہے جیسے مجلسِ عرس کے لئے محض خوشبو جسے بالعموم دہن ہی استعمال کیا کرتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ حب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج دو ہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو پہلے سے بھی زیادہ عجیب تھی۔

تصریحات | شارحین کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔  
۱) امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لادلالة فيه على ان | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت  
مبدأ طيب ربح جسده | کی دلالت اس بات پر ہرگز نہیں کہ  
من ليلة الاسراء | آپ کا جسم اقدس معراج کے بعد خوشبودار

اذ ربح عروس اخضر من | ہوا بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے  
مطلق رائحة طيبة فلا | جسم اقدس کی مہک میں اس طرح اضافہ ہوا  
ينافي ان له طيب الرائحة | کہ اب دہن کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبو  
من حين ولد - | محسوس ہوئی کیونکہ دہن کی خوشبود و دوسری

(المواہب مع الرزقانی ص ۲۲۳) | خوشبوؤں سے ممتاز ہوتی ہے لہذا آپ  
کا یہ قول ان روایات کے منافی نہیں جن میں  
یہ موجود ہے کہ آپ کے جسم اقدس میں ولادت  
کے وقت سے خوشبو تھی۔

۲) علامہ خفاجی بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اضافہ پر محمول  
کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

انه طيب العنصر لکن | یہ مسلم ہے کہ آپ کا جسم اطہر خوشبودار  
لما انفصل بالسلام الاعلى | تھا لیکن معراج کے موقع پر حب آپ کا  
والجنان وهبت عليه نفما | گذر علا علی جنان سے ہوا اور تجلیات  
القدس انداد وکان | باری کے انوار کی فضاؤں نے آپ کے جسم  
صلی اللہ علیہ وسلم | اطہر کو مس کیا تو اب اس کی جھلک بھی دکھائی  
طیب لا یشب طیب الدینا | دیتی حالانکہ پہلے بھی آپ کے جسم میں ایسی  
فلسه طيب ذاق وطيب | خوشبو تھی جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو  
مکتسب من العالم | نہیں کر سکتی تھی گویا یوں کہا جاسکتا ہے کہ



القدس لا یفارقه و هو  
اطیب الطیب -  
(نسیم ریاس ص ۲۹ ج ۲)

آپ کے جسم طہر میں دو طرح کی خوشبوئیں  
تھیں ایک تو ذاتی جو دردت سے پہلے ہی  
موجود تھی اور ایک کسی جو ہر قدر نور  
کا مظہر تھی اور یہ خوشبو بھی پھر آپ کے  
جسم اطہر کا حصہ بن گئی اور یہ خوشبو  
سب خوشبوؤں سے بڑھ کر تھی۔

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ  
دامی خوشبو  
اعلم انہ  
مسى الله عسید و سلم کان  
طیب الريح دانما - (جمع الوسائل ص ۱۷)

یہ قاعدہ مستم ہے کہ ان فی جسم سے جب بخر پرواز  
خوشبویں وصال  
کے جاتی ہے تو اس کے بعد وہ بے اختیار ہو جاتا ہے  
اس کے بعد جسم کی تزئین بکری نہیں رہتی۔ جسم معطوفی کا بھی یہ امتیاز ہے کہ وصال  
کے بعد وہ نہ صرف تزئین نہ رہا بلکہ اس کی وہ مہک بھی اسی طرح قائم رہی جس طرح  
قبل از وصال تھی۔

شفائشریفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
غسلت الذی مذہبت  
انظر ما یکن من امیت  
میں نے رسالتاب کو غسل دیا۔ جب  
میں نے آپ کے جسم اطہر سے خارج

فلم اجد شيئاً فقلت  
حلبت حباً و مہیتا  
(شفائشریفہ ص ۸۹ ج ۱)  
ہونے والی ایسی کوئی چیز نہ پائی جو دیگر تو  
سے خارج ہوتی ہے تو پکارا مہیتا کہ اللہ کے  
محبوب نہ ہری حبات در بعد از وصال نہ ہوں  
حالتوں میں پاکیزگی کا طبع ہیں۔

در پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا:  
وسطعت منه ریح طیبہ  
لم نجد مثلاً قط -  
(شفائشریفہ ص ۸۹ ج ۱)  
غسل کے وقت ہی آپ کے جسم اطہر  
سے ایسی خوشبو کے ٹکڑے شروٹ ہوئے  
کہ ہم نے کبھی ایسی خوشبو نہ سونچھی نہ سنی۔

فائدہ  
ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب میں نے آپ کے بارگ پیٹ پر  
ہاتھ پھیرا تو بس ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی۔

فاح ریح امسٹ فی البیت  
لما فی بطنہ (شرح شفائشریفہ ص ۱۷ ج ۱)  
نہا مگر خوشبو سے مہک اٹھا۔

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں ایک روایت میں یہ  
فائدہ  
بھی ہے کہ جب آپ کے پیٹ مبارک پر ہاتھ پھیرا۔

قبیل وانتشر فی الممدینہ  
ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:  
میں نے وصال کے بعد آپ کے سینہ مقدس

وضعت یدی علی صدر  
رسول الله یوم مات فمر  
پر ہاتھ رکھا اس کے بعد مدت گزر گئی۔

لی جمع کوا و اتوضا۔ کی نا بھی کھاتی ہوں وضو بھی کرتی ہوں  
 مایذہب ریح المسند یعنی کچھ کھانے کرتی ہوں، لیکن میرے پاس  
 من بیدی (روہ البیہی) سے کستور کی خوشبو نہیں گئی۔  
 (خصائص کبریٰ ص ۲۹)

امام احمد رضا فی فضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 واہ رے عطر خرد و دہب کن ترا

**خوشبودار مزار** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ساتاب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فرار ہو چکے تویسیدہ  
 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمہ قبر انور پر حاضر ہوئیں۔

فأخذت قبضۃ من تربت مبارک کی خاک اٹھا کر آنکھوں سے  
 تراب القبر فوضعتہ علی لگائی آنکھوں سے جاری ہو گئے اور  
 عینہا وبکت وانشأت آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ما ذا علی من شمم تربتہ احمد جس شخص نے آپ کی تربت مبارک کی خاک  
 ان لا بشم مدی انما غولیا کی خوشبو کو سونگھ لیا اسے اس کے بدلے  
 میں کسی خوشبو کی ضرورت نہیں رہتی۔

**زندہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم** جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپ جی رستو  
 کے زندہ خوشبو سے گزر جاتے وہ آپ کے جسم اطہر کی  
 خوشبو سے ہلکا اٹھتے تھے کس پر کس سے بڑھ کر اور کی شہادت ہو سکتی ہے کہ آج

چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود مدینہ طیبہ کی سڑکیں اور آب و ہوا اسی جیسا  
 جہاں خوشبو سے مضر ہے اور اب بھی مدینہ منورہ کے سبزہ زار و درود پور  
 سے ایسی دل آویز مہک اٹھتی محسوس ہوتی ہے جو شوقین رسول کے مشام دل و  
 جان کے لئے کیف و سرور کا سامان ہے۔

(۱) علامہ باقوت حموی لکھتے ہیں۔

ومن خصائص احمد بنہ مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے  
 انہا طیبۃ الریح وللعطر کہ اس کی آب و خوشبودار ہے و  
 فیہا فضل و ریحۃ لا توحد وہاں کے عطریں ایسی مہک ہوتی ہے  
 فی غیرہا۔ (معجم البلدان ص ۵۸) جو اس کے مدد وہ کہیں اور نہیں۔

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔

بدانکہ ہنوز از درود یوار مدینہ طیبہ اب بھی مدینہ کے درود پور خوشبوؤں  
 اروح قاطیجت کہ جمال بشامہ محبت سے رچے بسے ہوئے ہیں اور اہل محبت  
 آنر می دریا بند و شاہ پیر استہام اپنے شامہ محبت کے ذریعے ان سے  
 شمعہ ایں بشامہ ذوق یعنی زنجوی نطفہ نوز ہوتے ہیں۔  
 مشتاق ہنر سیدہ باشد۔

(مدارج ص ۲۳ ج ۱)

ہمارے عقیدہ ہے کہ خاک طیبہ مدینہ پاک کی خاک اقدس کی خوشبو  
 از دو عالم خوشتر است دونوں جہاں سے زیادہ خوشبوگ



(۱) حضرت شیخ امام اشبیلی رحمہ اللہ قدس سرہ سے بیان کرتے ہیں۔

کہ یکی از علما صاحب وجدانست صاحب وجدان بزرگ فرماتے ہیں کہ خاک  
بیگوید کہ تربت مدینہ را نغمہ خاصست مدینہ میں ایک خاص مہک ہے جو کسی  
کو در پیچ مشک و عنبر نیست۔ کستوری اور عنبر میں نہیں۔

(مدرج ص ۲۳۷ ج ۱)

(۲) امام عبد اللہ عطاء رحمہ اللہ قدس سرہ مدینہ پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بطیب رسول شطرب نسیمها

فی المسد والکافور والصندل لوط

مدینہ کی آب و ہوا میں حضور علیہ السلام کی خوشبو سے ایسی مہک اُٹھتی ہے  
کہ اس کے مقابلے میں کافور اور تندر تازہ صندل کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۳) امام ابن بطال مدینہ منورہ کے درو دیو کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من سکنها یجد من تربتها جس کو بھی مدینہ منورہ کی حاضر و غائب

و محیطا نہا رائحة حسنة ہون وہ اس شہر پاک کی مٹی اور درو دیو

(وفاء الوفاء لسمو دی ص ۱)

(۴) امام اشبیلی بیان کرتے ہیں۔

لقریب المدینة نفعمة مدینہ کی مٹی میں ایک خصوصی مہک ہے

لیس طبسها کما عہد من جو کسی خوشبو میں نہیں بلکہ یہ عجیب بات

(ایشا)

(۵) امام نور لدین سمہودی رحمہ اللہ قدس سرہ مدینہ پاک کے نام طیبہ کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں۔

ام من الطیب طیب امرها یہ عقد طیب (خوشبو) سے مشتق ہے

سکنها و طیب رائحتها و شہر کے تمام ذرات اور اس کی آب و

وجود ریح الطیب بہا۔ ہوا میں مہک کی وجہ سے اس کا نام

(ایشا ص ۳۰۷ ج ۲) طیبہ رکھ دیا گیا ہے۔

(۶) امام محمد بن یوسف الصاعی رحمہ اللہ قدس سرہ بیان کرتے ہیں۔

ان من اقام بہا یجد من مدینہ میں اقامت پذیر لوگ مدینہ کی مبارک

تربتها و محیطا نہا رائحة خاک اور دیواروں سے ایسی مہک محسوس

طیبہ لا تکاد تتجدد کرتے ہیں جو کسی اور خوشبو میں نہیں ہو سکتی۔

غیرها (ایشا)

(۷) شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

و غفنة نذک ساکن این بقعة شریف شہر مدینہ کے لوگ اس کی مٹی اور درو دیو

از تربت درو دیو را و رائحة طیبہ سے ایسی خوشبو نہیں پاتے جس کا مقابلہ

مے یابد کہ در پیچ طیبہ نتوان یافت۔ کہ در خوشبو نہیں کر سکتی۔

خاک طیبہ درو دیو خوشتر است خاک اس شہر سے کہ در مے دہرا

اجذب القلوب

**بے ایمان کی نشانی** مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جیسے نہیں بھاتی وہ اپنے دیہ پر ماتم کرے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تنہر کی فضا من فضا کو نہ بناتی آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضا مغرب نہیں تو وہ انہیں من فضا کا جانی ہے حبیب کہ مدینہ شریف میں ہے جو من درجہ ذیل ہے۔

**قبیلہ نضیر کا قصہ** حضرت من رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگ قبیلہ عربیہ کے مدینہ میں آئے وہاں کی آیت ہو اُن کو ناموافق اُل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدف کے اونٹوں میں بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا پیشاب پئیں وہ پیشاب پئی کر تندرست ہو گئے اسلام سے پھر کراچی کو قتل کیا۔ اونٹ ہانک کھائے گئے رسول اللہ نے ان کے پیچھے جماعت بھیجی وہ ان کو کھڑکھڑا لائے پھر ان کے ہاتھ پاؤں منقلب کے کاٹ کر آنکھوں میں سدا کی پھیر کر پتھر پٹی زمین پر ڈال دیے میں نے ایک گواہ میں سے دیکھی کہ مارے پیاس کے انہیں کو پاؤں تھپتھپانے تک کہ وہ مر گئے اس پر یہ آیت اتری (رواہ الترمذی)

آیت الناجی الذین یحاربون اللہ۔

(پک المائدہ ۳۴)

**فائدہ** اس وقت سے اہل حق نے استدلال کیا ہے کہ مدینہ پاک کی فضا من فضا کو ناپسند ہے اس لئے کہ جن کا قصہ مذکور ہوا ہے یہ منافقین تھے۔

**لطیف** جن لوگوں (من فضا مذکور بنی) کو مدینہ پاک کی فضا ناپسند تھی وہ بیمار پڑے تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا علاج ڈھول کا پیشاب پینا بتایا چنانچہ وہ اس سے صحتیاب ہو گئے (صحیح ہے) (الحیث للخبثین) ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو بنے گھر سے بیمار ہو کر جاتے ہیں مدینہ طیبہ پہنچتے ہی صحت و فیت پانے میں بلکہ وہاں ہر طرف کا سکون و فرحتیاب ہوتا ہے۔

**ایک غلطی کا ازالہ** بعض جدید قلم کے مجاہدین نے طیف خون وغیرہ کے جو زیر حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب و خون مبارک پر قیاس کر کے فتویٰ جو نہ دیا ہے یہ غلط ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب اللہ اس اور خون مبارک تو طیب ہے ہر نفث پھر ن پر قیاس کیا!

**فائدہ** مجوزین قبیلہ مغربہ سے بھی قیاس نہیں کر سکتے اس لئے کہ قبیلہ مغربہ کو پیشاب پلانا حضور علیہ السلام کا خاصہ تھا خواص پر قیاس نہیں ہوتا۔

**پسینہ مبارک کی خوشبو** حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبودار تھا ورنہ عام بستر کا پسینہ بدبودار ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ پسینہ گوشت سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے فقہاء کرام نے فیفسد فرمایا ہے کہ گوشت حلال تو پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پھیرا۔ اگر گوشت مکروہ تو پسینہ بھی۔ اسی لئے یہاں برحسب ورت کدھ کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دیا پڑا اور اس کی شرف کی وجہ سے اس کے پسینہ کدھ کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن



کے بدنوں اپنی جگہ مستقیم ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ سنان کے گوشت کی ترکیب  
چار خاصہ مٹی و سپینی وغیرہ سے ہے اور مٹی و سپانی کے جمار سے بدولت  
رہی ہے ہی وجہ سبہ کہانی میں پاک مٹی و صاف ستھری مٹی جیت ہو تو وہی پاک مٹی  
اور صاف ستھری مٹی بدولت و رسوخا ہے، وجہ سبب کہ یہاں مٹی و سپینی کا جسم کی شریعت  
ورغہ کی ترکیب جو نہ ورلی ہے نہ سے ہو ک سے پسینہ خود دار ہو گا وہ بھی نور اور  
خوب بودار ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جسم کا پسینہ نہایت ہی خوشبودار  
تھا چونکہ آپ کا جسم کثیف نہ تھا بلکہ لطیف تھا اس لئے آپ کے بدن مبارک پر پسینہ  
خوشبودار تھا۔

(۱) حضرت مولانا سید سید محمد علی تہجدی فرماتے ہیں

کان عرقہ فی وجہہ پسینے کے قطرے آپ کے چہرہ اور پر  
مثل السؤلن اطیب ریحا موتوں کی طرح دکھائی دیتے جو کستوری  
من المسک الاذفر۔ سے بڑھ کر خوشبودار ہوتے۔

(الوقایہ صفحہ ۲۴۰ خصائص کبریٰ ص ۱۱۲)

۲۔ سیدنا ذوق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان ریح عرق رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ  
المسک باقی و امی و ارقیلہ کے پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر  
ولا بعدہ مثله۔ تھی۔ آپ جیسا نہ پہنے گوارا سے اور نہ

(ابن عساکر ص ۲۱ ج ۱) بد میں آئے گا۔

۳۔ حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ولا شممت مسکا قطولا میں نے آپ کے پسینے کو ہر عطر اور کستوری  
عطر اکان اطیب من سے بڑھ کر خوشبودار پایا۔  
عرق النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم (شمالی ترجمہ ص ۱)

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مبارک پسینہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کان عرق رسول اللہ آپ کے چہرہ اقدس پر پسینہ کے  
صلی اللہ علیہ طیب من قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح  
ریح المسک الاذفر۔ دکھائی دیتے اور اس کی خوشبو عمدہ  
(سبل الہدیٰ ص ۲۵ ج ۱) کستوری سے بڑھ کر تھی۔

۵۔ حضرت حبیب بن ابی مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے قیدی بنی حلیش کے  
ایک شخص نے بیان کیا کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو حم فرمایا  
تو میں بھی اپنے والد گرامی کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
زمین سے پتھر اٹھا کر مارا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔

فضعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی  
علیہ وسلم نسال من بغل میں لے لیا۔ آپ کی مبارک بغل سے  
عرقہ ابطہ مثل ریح خوبصورت موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے  
المسک۔ (وفاء ص ۳۰) جھڑے جن کی مہک کستوری سے بڑھ کر تھی۔

**فائدہ** آپ کا مبارک پسینہ بطور خوشبو سنتوں کی جاتا تھا جب پنجہ بہت سے

صحابہ اور صحابی بات کے بارے میں منقول ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے مبارک پسینے شیشیوں میں محفوظ کر لیتے ورے بطور عطر استعمال کرتے۔

۱۵، مسکن شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ساتھ

صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی بھی ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے ایک دن میری والدہ حضرت

مسمیہ رضی اللہ عنہا گھر سے کہیں گئی ہوئی تھیں بعد میں آپ تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا،

فقبل لہا ہذا البتی صلی اللہ علیہ وسلم اطاع منی کہ آپ کے ہاں تو عوب

صلی اللہ علیہ وسلم قائم فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرمائی

بیتک علی فراشک

وہ جلدی سے گھر لوٹیں دیکھا تو آپ واقعہ قیلولہ فرما رہے ہیں اور آپ کے جسم اطہر

سے پسینے کے قطرے بستر پر گر رہے ہیں۔

بحاوت امی بقا وروۃ فتجعت میری والدہ نے ایک شیشی لے کر اس میں

تسلت العرق فیہا آپ کے مبارک پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیدار ہو گئے اور اُمّ سیم رضی اللہ عنہا سے غی طلب

ہو کر فرمایا،

ما ہذا الذی تصنعین؟ تو یہ کیا کر رہی ہے؟

انہوں نے عرض کیا:

لہذا عرقک تجعلہ فی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آپ کا

طیبنا وھو من الطیب مبارک پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر

خوشبودار ہوتا ہے، اس لئے میں جمع کر

رہی ہوں تاکہ ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں

ملائیں۔

دوسری روایت میں جواب کے الفاظ یہ ہیں۔

سرجوا برکتہ لصیبا تننا ہم اپنے بچوں کو برکت کے لئے نکالیں گے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا،

اصبت (مسند شریف ص ۵۵) تو سہ درست کیا۔

بخاری شریف کی روایت میں یہ ضافہ بھی ہے۔

فوصی النران یجعل منہ حضرت انس نے وصیت کی تھی کہ میرے

وصال کے بعد جب میرے کنز ورمیت

کو خوشبو لگاؤ تو میرے آقا کے مبارک پسینے

کو اس میں ضرورت مل کر

**فائدہ** اس سے صحابیوں کا عقیدہ بھی ذہن میں رکھئے کہ وہ اپنی نجات اپنے

نبی علیہ السلام کے وسیلے سے سمجھتے تھے۔

**عطریوں کا گھر** وہ اس لئے عطری نہیں کہلاتے کہ عطر بیچتے تھے بلکہ حضور صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مہکی تھی۔ چہ بچہ ملائم ہو

طبرنی ابولین اور ابن عدی نے سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے لیکن میرے پاس سے دینے کے لئے کون سا ہدیہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں۔  
آپ سے فرمایا:

ابنی بقاء و رقة واسعة  
الراس و عود شجرة  
وہ شخص حسب ارشاد شیشی اور لکڑی کے کرب کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔  
آپ نے اس لکڑی کی مدد سے اپنی مبارک کوئی کا پسینہ اس شیشی میں جمع فرمایا حتیٰ کہ وہ بھر گئی۔ آپ نے فرمایا:

خذها و اهر بذا فطيب  
اسے لے جا اور میٹھی سے کہہ کہ سے بطور  
لبہ (امواہب لدنیہ ص ۲۸۲) خوشبو استعمال کرے۔

جب وہ شخص آپ کا مبارک پسینہ گھر لے گیا اور اس کے گھروالوں نے اسے بطور خوشبو استعمال کیا تو ان کا گھر خوشبو سے مہک اٹھا۔ اس کی خوشبو صرف اسی گھر تک محدود نہ رہی بلکہ دیگر ہر مدینہ بھی اس خوشبو کو محسوس کرتے۔ اسی وجہ سے اہل مدینہ اس گھر کو بیت الطیبین (خوشبوداروں کا گھر) کے نام سے یاد کرتے تھے۔

کئی پشتوں تک بعض ضعیف ام عقاد لوگوں کے ذہن میں یہ سوال ضرور تھے  
[کہ اگر کئی پشتوں تک، ثروتِ خوشبو کا رہنما کسا، لیکن یہ تصور  
اسے آئیں گے جو نبوت و ولایت کی قدر و منزلت سے بے خبر ہے حتیٰ اہل پر

موروثی بیماریوں پر نفس سے تو نبوت کی برکات کی درت میں تنگ کیوں، اور سب سے  
ان جگہ مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی سے سائقین کی برکات کے نمونے سی لئے باقی  
رکھے ہیں کہ اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی کو وہم و  
گمان نہ ہو۔ مثلاً سیدنا براہیم علیہ السلام کی آگ بجھانے کی نیت سے پانی پونج  
میں سے کر آگ پر ڈالنے کے واسطے تاقی منہ اس کی اور دو گنا پرنندوں پر عظیم  
فرض فرمائی۔ یہاں تک کہ باز تمام برہمنوں کا شہنشاہ ہے لیکن جب یہ برہمن نے  
آگے کا تو باز اس سے سر جھکا دے گا۔ بسے ہی گر گٹ پر عصبِ خدا ہے کہ اسے ایک  
ضرب سے مارے پر تنوکی عطا ہوتی ہے (جودہ عیون، وہ کور سرور، اس سے  
کہ اس نے براہیم علیہ السلام کی آگ کو گارمانے کی نیت سے پھونکے مارے۔ دیگر مفسرین  
بآداب ہ نور تصنیف فقیر کا مدد کریں۔

ثابت ہوا کہ نبوت کی برکات پشتوں تک جیتی ہے

گھر والوں کو خبر غیروں کو کیا پتہ  
[مؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کوگوں سے زیادہ حسین و خوبو تھے آپ کے رنگ میں  
نورانی بھینٹ تھی اسی لئے آپ کا عید بہان کرنے والے آپ کے چہرہ قدر کو  
چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ آپ کے پہرے کا پسینہ موتی کی طرح در  
خوشبو میں مشک ختم جپ تھا۔

پسینہ کہوں یا نور  
[اولیٰ نے دوستوں سے ام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ

بخاری شریف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی در حضور علیہ السلام جوتا مبارک سی ہے تھے آپ کی ہان پر پسینہ آگیا اور سی سے آپ ٹور پیدا ہو کر میں حیران ہو گئی حضور علیہ السلام نے میری حیرانی دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہو رہی ہو میں نے عرض کی کہ آپ کے ہاتھ و ٹور کی سبب ابو کبیر ہڈی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتا ہے و مہر امن کل علیہ حبضۃ وہ ہر پکے ہوئے حیض درد و دھپونے و فساد مرضعتہ و داء مغین دان کے فساد اور درد ہانک کرے اسے عرض کیا کہ و اذا انصرفت لی استرة و جہمہ اور جب تم ان کے چہرے کی ٹنگنوں کو دیکھو گے برقت لبروق لعاض المہمل تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والے بدل کی بجلی چمکتی ہے۔

ابن صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہو گئے اور میرے ہاں شریفانہ لکھیری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ ابی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو ہوئی ہو جسے اس وقت ہوئی۔

**دیگر** امام ابو نعیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتے مبارک کو چونک لگا رہے تھے آپ کی ہانہانی قدر مبارک سے پسینہ آ رہا تھا اور ٹور کی شہ میں نکل رہی تھیں یہ دیکھ کر میں

بہ ہر گئی اور حیران کے دم میں چرخہ کاتنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا اسے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کی بات ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی مبارک ہانہانی سے پسینہ نکلتا ہے جس سے ٹور پیدا ہوتا ہے۔  
(خصائص کبریٰ)

**آپ کے پسینہ سے خوشبو آنا** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر اور فی رنگت و اسے تھے تو ضعیف کرے والے نے سوتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے شہید نہیں دی اور جب کبھی آپ کو پسینہ آتا تو آپ کے چہرہ اور سے موتیوں جیسے قطرے جھرنے تھے جو مشک و عنبر و کستوری سے زیادہ خوشبو دار تھے۔ (زینت العباس)

یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے روی ابو عبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

**سوال** امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے کیونکہ امام محمد اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمہ اللہ) نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کر لیں وہ حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔ صاحب فضائل رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذیل کا واقعہ لکھ کر ایک شعر لکھا کہ



حاضر ہو کر عرض کی ہیں کہ بیٹی ماہر با محرم میری مدد فرماتے آپ نے فرمایا کہ ایک شیشی  
 درخت کی ٹہنی لے دو وہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شیشی  
 میں گلاب سے پسینہ لے کر شیشی پر دھریں اور وہاں شیشی میں گلاب سے پسینہ لے کر  
 مل کر شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے ہیں اور ان کے ہاتھوں نے یہی کام کیا ہے اس گھر کی  
 شہرت بھی میت مطہرین اعلیٰ سے ہو گئی۔

یغوج من عرق من لاجمان لہ شد تفل انفر منہ نقطر  
 ترجمہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک میں جو پانی کے قطرے  
 کے متابہ تھے خوشبو نے مسک پہنٹی تھی کہ صحن عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاؤ تھیں  
**بغل شریف** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل شریف سفید تھی اور  
 اس سے کسی قسم کی ناگوار خوشبو نہ آتی تھی بلکہ کتوری کی مانند خوشبو  
 آیا کرتی تھی۔

بہر بشر کو دعوت فکر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر بننے  
 والوں کو خوش و دیگر محبان اسلام کو دعوت غور و فکر  
 ہے اپنی بغل کا ایک حال ہے ذرا سا پسینہ لے پھر بغل میں منہ دبا کر تھوڑی دیر تک  
 نہ ہٹائیں پھر اپنی حالت دیکھیں کہ مرد کی مدد بھی جناب کی بغل سے ترسے گی پھر کہیں  
 کہتا ہے وہ بھی بشر ہیں بھی بشر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھی کسی

انی اور میں ایسی چمک تھی گویا سورج کو سہاگن کر رہا ہے۔ سیدنا  
 نبوت نے یحضرن وعینہ اور مشک فانس اور گلاب و عطر سے زیادہ پہنٹی تھی حدیث  
 میں عطر کے بجائے آپ کی پیشانی کا عطر سے حکاک سے کپڑے عطر کر کے اور بدن  
 تھیں۔ (مشہد دلایل الخیرات مورخ عبد الحق ربادی مہاجر مدنی)

**پسینہ کی خوشبو نسل در نسل** حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی  
 ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام سترت

پہن رہے تھے آپ کی جیبیں سادہ پر خوبصورت منوں کی طرح بسنے کے قطرے ہو یہ  
 تھے میں نے اس سے کچھ قطرے ایک شیشی میں جمع کر کے محفوظ کر لئے تھے انہی دنوں  
 مہری ایک ملے والی خاتون کی بیٹی کی شادی ہوئی اس نے اس شیشی میں سے پسینہ مبارک  
 کے چند قطرے اس خاتون کو بطور تحفہ دیتے اس خاتون نے اسے بطور خوشبو استعمال  
 کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو لگا با اس پسینہ عطر کی برکت سے لڑکی کے اس عضو سے جیشہ  
 خوشبو آتی تھی جس پر نہ مبارک لگایا گیا یعنی یہ خوشبو ساری عمر باقی رہی اس کے  
 بعد اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس سے بھی وہی خوشبو آیا کرتی یہاں تک کہ اس  
 لڑکی کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا اس سے وہی چمک اور خوشبو آتی اس مبارک خاتون  
 اور گھر کو اہل مدینہ بیت الطہارین (خوشبو و لہ گھر) کہہ کر پکارتے تھے۔

**ایضاً** حضرت مورخ عبد الحق مہاجر مدنی خلیفہ جہی امداد اللہ مہاجر مدنی  
 لقان اوار ناصر سے نقل کرتے ہیں کہ علامہ حدیث کے ہیں کہ

نساء بہت مغفلس تھی یہاں تک کہ بیٹی یا پسینے وقت اسے تیل غریب نے کہ  
 بھی فرصت نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی

اور آپ کی پیشانی اقدس کے پسینہ مبارک کے چند قطرے آئی ورنہ بہن کے بدن پر اس کی چائے، اس کی کئی پشتوں تک بچوں سے خوشبو آتی رہی (حاجۃ الاسلام عظیم)

**خون اقدس میں خوشبو** حضور علیہ السلام کا جسم اہم روزہ علی گڑھ ہونے کی وجہ سے خوشبوؤں کا منبع و مرکز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جسم کے ہر حصے سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کے خون مبارک میں بھی عجیب قسم کی بہک تھی۔

امام حاکم، بنر طبرستان نے بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے پچھنے لگوئے ان کی وجہ سے جو خون برتن میں جمع ہوا آپ نے عبد بن زبیر کو حکم دیا کہ اس کو کہیں باہر دفن کر دو۔ حضرت عبد بن زبیر جب یہ خون مبارک سے کہہ رہے تو سوچا کہ اسے کہاں دفن کروں؟ چنانچہ جیل یا کہ آج تو سے بطور تبرک پل ہی لین چاہئے کیونکہ ہمارا موقع شاید دوبارہ نہ آئے۔ آپ نے یہ سوچ کر خون پی لیا۔

فبلغ رسول اللہ فعلہ رسالتہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فقال اما انہ لاتسبہ النار اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے (شرح شفاء ص ۸۶) فرمایا عبد اللہ بن زبیر کے جسم کو جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

**خون اقدس شہد سے میٹھا تھا** مشہور تابعی امام شعبی بے بی سے کرتے ہیں۔

فقیل لا بن الزبیر کیف وجدت طعم الدم عبد اللہ بن زبیر سے لوگوں نے پوچھا کہ بتائیے آپ کے خون کا ذائقہ کیسا تھا؟

اپنے فرمایا۔

ما الطعم فطعم العسل و ذائقہ تہذیبی طرح اور اس کی خوشبو ما الرائحة فرائحة المسك کتوری سے بڑھ کر تھی۔

**سال کے وقت تک خوشبو آتی رہی** امام قسطلانی کتاب بحیر المکنون فی ذکر القبل

اجتون کے حوالے سے لکھتے ہیں: ما شرب عبد اللہ بن زبیر جب سے عبد اللہ بن زبیر نے آپ کا دمہ تضرع فعمہ مسکت خون مبارک نوش کیا تھا، اسی دن سے وبقيت رائحته موجودة فی ان کے منہ سے کتوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی حتیٰ کہ وہ خوشبو ان کے فمہ الی ان صلب۔ منہ میں اس دن تک رہی جب ان کو سونی پر چڑھا کر شہید کر دیا گیا۔

**عطری بن دیا** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم یہ کمال تھا کہ آپ کا جسم پھر اس طرح خوشبو دیتا کہ لوگوں میں تنفس کا جسم آپ کے ساتھ مس ہو جاتا تو اس میں بھی بہک پیدا ہو جاتی مثلاً اگر کسی آپ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی تو اس کے ہاتھوں میں خوشبو ہی خوشبو ہوتی۔

گر آپ نے کسی کے جسم پر دست سنت پھیر دیا تو اس کے جسم سے خوشبو آتی رہتی۔ جس بچے کے سر پر آپ اپنا منہ رکھا تو وہ اس کی برکت سے سنے وہی خوشبو کی وجہ سے اس کی دست و دست منہ زہو جاتا کہ کوئی گناہ نہ کرے۔



پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا ہے۔

مسم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

وكان كنف سطر مشها  
 كراپ دن دی خوشبو متعاف فرمیں،  
 طيب لمارا بمسها به يسانع  
 نہ فرماں آپ کے مبارک ہاتھ ہر وقت  
 امصافه فيظل يجدر يحها و  
 نہ طرح خوشبو دہستے جس طرح کسی  
 يضع يده على راس الصبي فيعز  
 عطار کا ہاتھ مٹوئے رکھ کر کوئی خوشبو  
 من بين اصحاب من ريحها  
 سے مسافہ کی سعادت حاصل فرمیں تو  
 من راسه  
 تمام ان اس کے ہاتھ سے خوشبو کی رہتی

(مواہب لدنیہ)

دست شفقت رکھ دیتے تودہ پراس

کی خوشبو سے تمام بچوں سے قنار ہو جاتا

طبرانی میں حضرت عتبہ بن فرقد بن ہبوس نے فاروق اعظم کے عہد مبارک میں  
 موصل کو فتح کیا، کے بارے میں نکی، بلکہ ائمہ ماہم سے مروی ہے کہ ہم عتبہ کی پار  
 ہو کر تھیں ہم میں سے ہر ایک اپنے خاوند کی خاطر ایک دوسرے سے گریا  
 اور چھی خوشبو استوں کرتی۔ لیکن اس کے باوجود عتبہ کے جسم کی خوشبو ہماری خوشبو  
 سے غالب رہتی۔ اس طرح جب عتبہ کسی محفل یا اجتماع میں جاتے تو لوگ ان سے پوچھتے  
 کہ آپ یہ خوشبو کس سے لے کر آئے ہیں یہی خوشبو تو یہاں بیتر نہیں۔ ہاں دن ہم تمام  
 خوشبو نے ان سے پوچھا کہ ہم خوشبو لگائے ہیں مباحث سے کام لیتی ہیں لیکن اس کے  
 باوجود آپ کے جسم کی خوشبو غیر خوشبو کے استوں کے اس پر غور کریں

وہ سب کیا ہے؟

اس پر حضرت عتبہ نے یہ واقعہ بیان کیا۔

اخذ في الثوب على عهد  
 میرے جسم پر دست مبارک صلی اللہ علیہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسم کی نہ ہری حیات میں جنبہ نکل  
 فتنه فتكوت ذلک اليه  
 آئیں۔ میں نے آپ کی بارگاہ قدس  
 فاصري ان التجرد فتجردت  
 میں حاضر ہو کر ان کے بارے میں عرض  
 وقعدت بين يديه واقف  
 کیا آپ نے مجھ پر سے ہاتھ نہ لگائے  
 ثوبی علی فرجی فنفث فی بیده  
 دیا میں نے کہ ہاتھ نہ لگاؤ اور ستر ڈھانپا  
 ومسح ظهري و بطني بیده  
 کر کے سامنے پیچھا گیا۔ آپ نے اپنے دست  
 فحبقتي هذا الطيب من  
 مبارک ہر دم قرآن کریم پڑھا اور پست  
 يومئذ . درود الطیرانی  
 پڑھیں جس دن سے میرے آقا نے

مواہب لدنیہ ص ۲۸۳ ح ۱۱۱۱  
 دست مبارک پھیرا ہے سی دن سے ہر  
 علی لعالمین  
 جسم اس عمدہ خوشبو سے بھر پڑتا ہے

قائدہ

یہاں مقصود ان پھنسیوں کا علاج تھا مگر آپ کے لعاب اطہر نے ان کے  
 جسم پر شریک نہ بنے ان کو پھنسیوں و بیماریوں سے نجات ملی بلکہ  
 جسم کو ہمیشہ کے لئے خوشبو دار بنا دیا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو بھی ستماء کرنے سے  
 اس کا تردد چار روز تک نہیں رہتا۔ اس کے بعد ان کا جسم بجا بجا  
 دس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک بن گیا کہ اس نے ہم کو ہمیشہ کے لئے مسخر کر دیا  
 کنول خوشبو سے مہیا اٹھا | حضرت ابو نعیم دلائل نبوۃ میں حدیث نقل

کہتے ہیں کہ مسندِ محمد بن حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ مجھے میرے والد گرامی نے  
بیٹ فرمایا کہ بک مر تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر گاہ میں پاؤں کا ڈول حاضر کیا جائے۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے ہائی نوش فرمایا اور اس پانی سے سہاگلی  
فریکر پانی کنوئیں میں ڈالا۔ پس اگلی کے پانی کے ٹوبوں میں چھینکے کی درختی کرتا مکنوں  
نوسوسے پہنک گئے۔ حدیث پاک سے غلط ہیں۔

فصح منہ مثل رائحة مسد تو کنوئیں میں مشک سی تو بنو مکہ گئی  
حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ  
**چاہ نعمان یا خوشبو کی کان**  
تعالیٰ مدراجہ النبوة میں تحریر فرماتے ہیں کہ

گذشت حضرت سے و بر سید کریم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ جیت گفتم بیساتے آب یک چشمے سے گذرے پوچھا کہ نام  
و سے شور ست فرمود نام و سے نعمان است کہ ہے عرض کی گئی کہ اس کا نام بیان  
و آب و خوش پس غرض گشت آب ہے کہ اس کا بیان کیا یا فرمود ہے اپنے فرمایا  
اس کا نام نعمان، اور اس کا پانی بیٹھا ہے  
چنانچہ وہ پانی فوراً ہی بیٹھا اور بہتر ہو گیا۔

اسی مدراجہ النبوة میں ہے کہ

اردخت سے ہیں دوے از بر وخت حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں کے پانی  
در آن و فح گشت دوے و سے مشک کے ڈول میں لعاب دین ڈال کر اس سے  
خوشبو ہوئی۔

**فضلت رسول کی خوشبو**  
فضلت نعت میں زوائد کو کہتے ہیں اور صرف

میں پیشاب پانچا نہ اور ہماری مراد ان کے  
مردہ قنوک کھنکار یا پنچہ وغیرہ ہے اس نعت کے نزدیک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ  
و آلہ کے جملہ فضلت مبارکہ طیبہ ہر اور ہر یوں کی شفا اور موجب نجات و بہشت  
سب دت و وزیر چنانچہ حضرت امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

واما طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وسلم بہر حال آپ کی خوشبو اور پسینہ و فضا  
وسلم و عرقہ و فضلاتہ مبارکہ خوشبو دلت تھے۔ اور خوشبو  
فقد کانت الرائحة الطيبة صفتہ کہکتی ہوئی آپ کی جنت سے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (موسیٰ علیہ السلام) تھی۔

اس کے بعد یہی امام لکھتے ہیں۔

در وی اسلہ کان یتبرک ببولہ و مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک نون  
و معہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وہیکس اثر فضلہ ایشان را بروئے زمین نذر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بعد  
زمین میں شگافت و فرومی رود و از ان مکان پاک کا تہ زمین پر نہ دیکھ بلکہ زمین نکل گئی  
بولے مشک شید نہ۔ (تفسیر زمزمی ص ۲۱۹) اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔

**فائدہ**  
اس مسئلہ میں فقیر کی کتاب الدلائل کا ہرہ "عرف فضلت رسول" خوب ہے  
قارئین کے لئے یہاں چند حوالہ جات حاضر ہیں۔



## فہرست حوالہ جات تصنیف اسلاف در طہارۃ فساد شرکات

نمبر شمار	نام کتاب اسم مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ	صفحہ
۱	بخاری شریف امام البخاری رحمہ اللہ ابوباری	۱۵۳۴۰
۲	عمدة القدی امام ابوالدین العینی رحمہ اللہ	۱۵۱۹
۳	المختصر کبیری امام السیوطی رحمہ اللہ	۲۵۲ ۲۵۳ ۱۵۲
۴	کشف الغمیل امام الشعرانی رحمہ اللہ	۲۵۵۰
۵	مواعظ لدنیل امام اسطغانی مع شرح امام زرق فی رحمہ اللہ	۴۵۲۳۳ ۱۵۱۴۰
۶	مدارجہ لشاہ عبدالحمید محدث دہلوی رحمہ اللہ	۱۵۲۴۵
۷	اشعۃ المہفات	۱۵۲۴۴
۸	رد المحتار امام ابن عبد بن شامی رحمہ اللہ	۱۵۲۳۲
۹	مرقات شرح مشکوٰۃ امام علی القاری رحمہ اللہ	۵۳۴۰
۱۰	جمع الاسائل شرح اشعۃ	۱۵۲۴
۱	شرح الشفاء علی الخفاجی	۱۵۲۵۳ ۲۵۴
۲	شفائ شریف سقاہی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ	۵۳ ۵۴
۳	تہذیب الاموال سنت امام النووی شرح مسلم رحمہ اللہ	
۴	تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ	۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵
۵	دلائل النبوة امام ابی نعیم رحمہ اللہ	۳۸۱ - ۲۸۵
۶	زرق علی ابو ہب امام سید اب فی الزرق فی رحمہ اللہ مترجم الاشباہ کبیری رحمہ اللہ	۲۲۸ ۲۲۹ ۴۵۲۳۳ ۲۸

۸۰	کبیری شرح مینہ لام ام ابی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۸	فتح بخاری مترجم بخاری امام ابن حجر رحمہ اللہ
۹	فیض بخاری حاشیہ بخاری ز نور کبیری دہلوی
۲۰	نور بخاری شری بخاری احمد رضا بجنوری دہلوی
۲	جوہر بخاری امام بیہقی رحمہ اللہ جلد اول کے صفحات
۲۱	نشر لطیف و شرف علی تھانوی
۲۲	جمال پاکمال (مفتی حامد عباسیہ) بہاولپور

حقیقت ہماری غذا کے اثرات پلید و غلبہ و محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
فضلات کہ غذا ہر ایک کے فعلات شریط و ہر ملکہ و رین کی نجات کے ضامن۔ لیکن یہ  
سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفر بھی ہے کار پھیر دہ ہے سمجھ کے ساتھ  
بھی ہو تو۔۔۔۔۔

بہشتی انسان  
مستات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوئے وہ  
دنیوی کیفیت کے برعکس ہوگی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی  
مورگ ن سے نزدیک والے (دوسرے گروہ کی صورتیں اس چمکتے ہوئے تارے سے  
نزدہ روشن ہوں گی جو آسمان پر چمکتے ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے دل ایک  
ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہوگا نہ دشمنی نہ وہ بیمار ہوں گے نہ

نہیں قصائے حیات کی ضرورت پیش آئے گی نہ وہ غمخوئیں گے نہ کھانسیں گے ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان کی آنکھیں سرگیں چہرے پر ہنس اور بدن بالوں کے بغیر ہوں گے۔

”جو جنت میں داخل ہوگا وہ نہ روغمت میں رہے گا۔ فکر مند نہیں ہوگا۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوتی ختم ہوگی۔

ہم دعا سے ثابت کر چکے کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے اجزائے جنت میں ہی رہے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان خوش قسمت صحابہ وصی بیات رضی اللہ عنہم کو بھی ہستی فرمایا جسے آپ کا خون اقدس اور پیشاب اطہر میں نصیب ہوا۔

**انتباہ** جب عام ہشتیوں کے متعلق یہی بیان ہے تو پھر ہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے ہشتیوں کی یہ قدر و منزلت ہے ان کے لئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔

**بشریت محمدیہ کی تخلیق** عارف بہانی عبد اللہ بن ابی حمزہ انفوس میں ور ابن اسبغ نے شفا الصدور میں کعبہ حبار سے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کی تخلیق بشریت محمدیہ رفیع اعلیٰ کے عالم کے کر زمین پر اترے مدینہ منورہ سے روضہ اطہر سے خاک اٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں سے تسنیم کے پاک و صاف پانی سے گوندھا گیا یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہو گئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔

**قبیلہ اصل** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ

عبدیہ وآلہ وسلم کی اصل طہیت اس نطفہ سے ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا مکہ ہے اس معنی پر آپ اصل کائنات ہیں، اسی لئے آپ کا لقب اُمی بھی ہے

**بول اقدس** صحابہ وصی بیات رضی اللہ عنہم کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول اقدس میں نصیب ہوا انہوں نے مذہب

سمجھ کر پیا اور رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو جیسے اسے زہر فنگ کے دابرن کے، غارت کی نوید سے نوستے چند خوش قسمت صحابہ وصی بیات رضی اللہ عنہم کے واقعات میں سے ایک قلم ملاحظہ ہو۔

**اُم امین رضی اللہ عنہا** بی بی امین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات اٹھ کر ایک

جانب برتن میں پیشاب فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی خادمہ جن کا نام ام امین یہاں تک ہے وہ فرماتی ہیں مجھے یہ سب لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب مبارک پی لیا۔ صبح کو حضور عبدہ اسلوة و سلام نے دربارت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا۔ حضور عبدہ اسلوة و سلام نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہوگی۔ (تسلیم ارباض جلد ۱ ص ۴۴)

**فائدہ** محدثین کرام مٹا صلی فیہی علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط صحیح ہے دراصل لے و رفتنی محدث نے امام بخاری

اور امام مسلم پر نام عائد کیا کہ حسب یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط صحیح تھی تو انہوں نے اس کو اپنی صحیح میں کیوں درج نہ کیا کہ یہ بہ لازم صحیح خیال اس لئے کہ انہیں

نے کبھی اس بات کا التزام نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوگی شرط پر صحیح ہوگی ہم ضرور اس کو صحیحین میں لائیں گے لیکن درقطنی کے اس الزام سے یہ بات ضرور ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث علی شرط یثین صحیح ہے :

(نسیم ریاض السیرۃ ص ۲۶۵) در شرح سفائن علی قری ص ۱۶۳ ج ۱

**طہارة بول اقدس** حضور سرور مصلیٰ علیہ وسلم کے بول (پیشاب مقدس) کی طہارت اور ان میں شفا اور دفعہ ہشت کے متعلق اسلاف صحیحین میں اختلاف ہیں بہرہ تک قصد سے دیونہ نہ جی اس مسئلہ میں ہفت سے اتفاق کیا صرف ایک حوالہ پر کف کرتا ہوں۔

رب نہ شیم عجیب قلمی ص ۱۷۰ معنفہ مودہ مفتی ہی بخش صاحب کا مدعویٰ خاتم شویٰ و جس کو مولوی شرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور منبرک سمجھ کر نشر علیہ ہیں تمام اختلاف کیا ہے؟ دراصل وہ چند حدیث کا خلاصہ ہے۔ وہ حدیث یہ ہیں۔ اور تھانوی صاحب نے بھی نقل کر کے ہماری تائید کی۔

قال نس ما شمت غبوا فقط حضرت اس کہنے ایک کہ میں نے رسول اللہ  
ومسكا اطيب من محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ  
یصا ف فیض یومہ یجد ریحہ و پاکیزہ پایا، وراپ کسی سے مسافر فرماتے  
یضج یدہ علی راس الصبی فیعرف ہاتھ دے کر تھام دے گا، ان کے ہاتھوں میں  
من بین التبیان بریحہ ونام فی خوشبو پائی جاتی ہے کسی بچے کے سر پر ہاتھ

در ارض فحائث اُمّہ بشار ورة رکھ دیتے تو وہ اور محبوب ہیں خوشبو کی وجہ  
تجمع فیہا عرقہ قالہا رسول جمع سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک میں سونے لگے تو ان کی ماں ایک تیشی میں  
نقات بجملہ فی طینا وھو آپ کا پاک پسینہ جمع کرنے لگی رسول اللہ  
اطیب الطیب و ذکر اھم بخوری صلی اللہ علیہ وسلم سے بچہ یہ کیوں؟ ان  
فی التدریج الکبیر عن جابر لکم نے عرض کیا رسول اللہ ہم اسے خوشبو کے  
سکر میرا بنی صلی اللہ علیہ طور پر استعمال کریں گے ورنہ بہترین خوشبو  
وسم فیتبعہ احد الاعز ہے اور امام بخاری نے تدریج کبیر میں حضرت  
انہ سلك من طیبہ جابر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ جی  
فاس اسحق بن راھویہ کوچہ سے گزر جاتے راستہ چھنے والوں کو کوچہ  
ان تدث کانت واضحہ بلا کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ  
طیب وروی ابراھیم بن اس راستہ سے گزر رہے ہیں۔ حضرت اسحق بن  
اسماعیل المزنی عن جابر راھویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو  
انہ اردنی رسول اللہ صلی کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی حضرت ابراھیم  
اللہ صلیہ وآلہ وسلم فالتفت بن اسماعیل مرنے نے فرمایا کہ سیرت بدر فکا اللہ  
خاتم النبوة بنی فکان ینیم علی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول اللہ  
مسکا وروی انہ اذا تعوط مسکا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار  
انشت الارض فاتبعلت فانطہ کر لیا ورنہ میں نے آپ کی ہر جوت کو غنہ میں



و بولہ و قاحت مذک و ائحة  
طیبة کذا روت عائشة  
ولذا اقلیل بطسہ رة  
لحدیثین منه حکا ابو بکر  
بن سبوق الماکی و ابو نصر  
و شریب عبد اللہ بن زبیر  
دم جی مہ و شریبہ برکتہ  
بولہ و ام ایمن خاد مہ رسول  
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
فم تجداه لاکماء عذب طیب  
سے پ تو متک کی پیٹیں آنے لگیں درودیت  
کیا گیسے کہ آپ جب قصے حاجت فرستے  
تو زمین پھٹ جان و آپ کے فضیلت کو گل جاتی  
اور میں جگہ سے پا کر خوشبو کی مٹی جیبا بھر لیتا  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ کیا ہے ورسول نے  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری حدیثوں  
سے پکی کا قول کیا گیا ہے اسے یوحنا بن مہین  
ماکی و ابو نصر نے بیان کیا ہے ورامک بن  
منان رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحُد کے روز آپ کے  
ذخم کو چوسا اور خوشبو پیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گا اور عبد اللہ  
بن زبیر نے آپ کے پچھنے کا خون لیا یہ دربرکت و  
ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی ہے  
خبر یہی آپ کا پیشاب پانی یا ورنہ نہیں ایسا معلوم

ہوا کہ پاکیزہ خوشبودار اور آب شیریں ہے۔

**قائدہ** اول۔ قدس کا خوشبودار ہونا آئمہ اور محفلین کی تشریح سے ثابت ہو گیا  
بلکہ پیشینہ والوں نے اس کے خوشبودار ہونے کی تصدیق و تائید فرمائی۔

اس کے باوجود کوئی نہ مانے تو . . . .

م حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیث صحیحہ سے  
**فضیلت خوشبو ناک** جلیس، تقدیر ائمہ دین اور اعلام امت محمدین کرام و در  
قدمانے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول مبرک بلکہ جمیع فضیلت شریفہ کی خوشبو اور  
قدمانے کہ قول کیا جیسا کہ بالتحقیق عبارت نقل کی گئیں بلکہ بعض روایات فضیلت  
عزیزین و شریفین کرم نے، اس مضمون پر۔ روایتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کا بول و براز مبارک مشک کے عطر سے زیادہ خوشبو دیتا تھا۔

**کئی پشتوں تک خوشبو** حضرت شاہ عیدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نقلی حضور  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بول مبرک میں ہے  
صحابہ و صحابیات کے ذکر میں ایک روایت بیان فرمائی۔

در بعض روایات آئمہ است کہ مردے  
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را  
خوردہ بود پس بوسے خوشش می دید  
از اولادے و تا چند پشت۔  
بعض روایات میں آئے ہیں کہ ایک صحابہ نے حضور  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب  
مبارک پیا تو اس سے خوشبو مہکتی تھی بلکہ  
کئی پشتوں تک خوشبو مہکتی رہی۔

(مدارج النبوة)

**ازالہ وسیم** پشتوں تک کسی اثر کا باقی رہنا عقد محفلین بھی مانتے ہیں شاذ و غیر  
چیماریاں و دیگر عادات اعلیٰ فوسم ہیں اللہ معجزات میں تو عقل کو کوئی  
دخل نہیں نکھیں بند کر کے ماننا میان بالغیب کا خاصہ ہے اور مذکورہ بالا معجزہ ہے  
اور اس طرح کا معجزہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پسند مبارک کی خوشبو پشتوں تک مستم اور صبح کی احادیث سے ثابت بلکہ مشاہدہ ہے  
حضرت امام قسطلی شارج بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس بچی کو حضور سرور عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بسینہ نہ لب ہوا اس کی اور دو کوئیں اپنے دور میں دیکھ کر ان  
سے تلم سے بڑے خوشبو مکتی تھی امام مذکور کا دور دسویں صدی کا ہے تو جب پسینہ  
کی خوشبو ہند بڑے تلم میں کسی کو انکال نہیں تو پیشاب مبارک میں بھی نہیں پون  
عینے سونکہ بچی فسد وہ بھی فضلہ اور اپنے و برقیں کرنا بھی غلطی سے کہتے  
نہ تلم غلیظ بلیہ اور بدبودار و حضور غیر السلام کے نفذت مبارکہ طیب و غیر نفیس  
طیف اور خوشبودار۔

### بول نوش صحابہ رضی اللہ عنہم اسکا راج میں ہے۔

بار دیگر نیز دوسری بار ایک دربی بن جس کا نام برکت  
تھارضی اللہ تعالیٰ جو حضور علیہ السلام کی  
خدمت کرتی تھی اس نے بھی آپ بول  
مبارک پیا آپ نے سے فرمایا اے ام و  
اس کی کیف تھی تو تندرت دیکھی وہ بیمار  
نہ ہوئی بس آخری بیماری سے وفات پائی  
بار دیگر نیز دوسری بار ایک دربی بن جس کا نام برکت  
تھارضی اللہ تعالیٰ جو حضور علیہ السلام کی  
خدمت کرتی تھی اس نے بھی آپ بول  
مبارک پیا آپ نے سے فرمایا اے ام و  
اس کی کیف تھی تو تندرت دیکھی وہ بیمار  
نہ ہوئی بس آخری بیماری سے وفات پائی

دار بعض روایات آئندہ است کہ مروت

اور بعض روایات میں آپ ہے کہ کسی

بول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوردہ مرد صبی نے حضور علیہ السلام کا پیشاب  
بود پس بولے خوشی می دیدار دوسے د وغیرہ پیا تو اس کے منہ سے خوشبو  
بہکی تھی بلکہ چند پشتوں تک اس کی لولہ  
سے بھی۔

پھر ہی شیخ کہتے ہیں۔

در روایت است کہ مردم تبرک میکردند اور مردی ہے کہ عوم رضی بہ کرم حضور  
بول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مابول نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب  
مترک سمجھتے تھے۔ چند روایات ہم نے  
بیان کر دی ہیں۔

### فائدہ

جس ذات مبارک و مظهر کا و وجوب تبرک ہو اس کا وجوب  
برکت نہ ہون اس کے کوئی معنی نہیں اور جب صحابہ کرام بول اور غونہ سے برک  
حاصل ہوئیں اور خون و بیتاب کو تبرک گردانیں تو ہم متی بدرجہ اولی  
تبرک مانیں کیونکہ امتی و فاد رہوں ورنہ فدا امتی تو اسے بجائے مترک ماسے کے اسے  
شترک تارہ ہے ایسے فدا امتی کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مژدۃ الحق  
و نور میں شامل فرمایا یعنی مدان فرمایا کہ مجھے ہر شے عباتی اور نئی ہے کہ میں اس  
شان کا مالک ہوں سو اسے چند بد بخت سناؤں اور جنوں کے ایسے فداؤں سے  
حضور صلہ سلام نے قبا حذر و ہوا ان سے بچ کر رہا۔ اور فرمایا بکا کفر  
و ایبا کفر (خود کو ان سے ددر رہنا اور انہیں اسے فقیر نے ان کی عبادت

الاصول میں منسل بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی اُمت کو مشترک گردائیں گے۔

**کُلاب اندر** | حدیث شریف میں ہے جو چاہے کہ اسے رسولِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت ہو اسے چاہیے کہ وہ کُلاب ہوں تو نگئے اس

سے۔ نَبِیِّ مَعْرِتِ آبِکَ بَدْمُکَ سَے پیدا ہو ہے (ہا شیعہ دلائلِ انجرات)

**کُلاب کی خوشبو** | تین روایات میں آیا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج کُلاب سفید اللہ تعالیٰ نے میرے پسینے سے زینِ کبریا پر لٹائی ہے کہ کُلاب کُلاب حضور علیہ السلام کے پسینے سے پیدا ہو۔ بس روایت میں ہے حضور سرورِ عالم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج دایہ پر پیسہ کا مس قطرہ زمین پر گرے تو زمین بھی اسے گل بنے پیدا ہوگا جو شخص مجھے سونچے چاہے وہ کُلاب کو سونچے۔ (مواہب لدنیہ)

**ازالہ وجع** | جنس لوگ کُلاب کی اس دین پر شک کرتے ہیں حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فنِ حدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ محدثین کی اصطلاح

حق ہے لیکن فضیلتِ محبوبِ حق بھی حق ہے۔ اسی لئے امام ابو نعیم ہر دو حدیثِ حدیث سے فرستے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں درج ہو ہے وہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحرِ فضل و فیضیت سے نہ کا ایک قطرہ ہے جو عزتِ پادشاهانِ عالم نے جے حبیبِ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی ہے جس میں مزہرِ نبی کو جند فرمایا ہے یہ اس کے رُسے جسے کہ ایک معمولی سی مقدار ہے (مواہب لدنیہ)

اباں محدثین کی گفتگو اور اس کی اصطلاح بھی حق **اصطلاح محدثین کا جواب** ہے کیونکہ وہ تحقیق و تصحیح سناد کی بنا پر گفتگو

کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانِ قدر کے لئے بعد و محال سمجھتے ہیں یکس دم۔ دیوبند پر افسوس نہ کیا جائے، اس سے کہ وہ فی قلوبہم صوفیوں کے مرتب ہیں ہاں انہوں نے رب جوں سے مثلاً ہو اپنے حق و مبرا کی تین اقدار میں میراث، عشقوں پر پناہ، و شریعت پر جلتے ہیں سن بہ بھی محبوبِ پاک و پاک بنیادِ صحبتِ بدیہوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت میں تعجبِ نور سے بڑھ کر دیکھتی ہیں بہ بشریت سے پہنچتی بات ہے لوری پسند کا حال اس غرضِ رحمتِ اللہ علیہ سے سننے

**پسینہ حبیبِ اعظم سے عرشِ کمری اور لوح و قلم وغیرہ پیدا ہوئے**

حدیث امام سہروردی قدس سرہا لکھتے ہیں۔

ومن عرق وجہہ خالق العرش حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
والکیمی والادج واغلم والشمس سے چہ قدس کے پسینے سے  
والجباب والکواکب ما کان فی کمری لوح و قلم سورجِ محبوب و کواکب  
السماء (وقتی ان خیال)

**فائدہ** | فی غنن کے سے ایک نہ مشد و شد بکمرگ شد کہ وہ فی ہری پسینے سے کُلاب کی تحقیق کا اندازہ کرتا رہا، اما، نفسِ حدیث سے غدا و ج۔ دینے چہ نورانی (عام بیرون) سے گل کائنات کے علی ترین اجز کا پید ہوا۔ ثانی۔



**فائدہ**

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علم اسلام میں متحدہ تعارف نہیں بد  
وہابی بھی انہیں مانتا ہے کہ شب معرکہ حضرت مولا اسلام سے گفتگو کے  
بے حضور سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے امام غزالی کی طرح کو جایا روح  
نہیں دے وہ جگہ سب سے بڑا معنی شاذ و غریب ہے۔ مولا سے کہ شب معرکہ  
مولا سے کہ شب معرکہ مولا سے کہ شب معرکہ مولا سے کہ شب معرکہ مولا سے کہ شب معرکہ  
فرمایا کہ یہ سب ہمارے مصلیٰ ہی سے ہیں۔

**براز مقدس**

ان کے ہاتھ میں پیر ہوئی ہے تو تمہوں اور غیر محسوس بین  
قد، اجزاء بد کو تو جملہ حیوانات سے زیادہ بڑا ہوتا ہے  
یہاں ۱۰ سال اپنی فضا سے جس سے خود بھی نہ صرف چیز ہوتا ہے بلکہ  
پیر کپڑا رکھتے ہیں۔ بسبب خدا مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ تصور جنہم میں  
سے جیسے ۸ عداوت بھی۔ راضیہ سے بشریت کی رشتہ نگاروں کے منہ پر  
ظہا چند پندریاں پڑتے ہیں کہ نازہ کہتے کہ بزم مبارک میں وہ خوشبو تھی کہ دین کے  
نام عطریات شرمائیں۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا رقیۃ بنت عبد بنی امیہ عن فراتی ہیں کہ میں نے  
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ  
رأیت یارسول اللہ ذاتی تدخل  
اخلافا ذخر حبت دخلت فی  
الشرع فی اری شجباتہ اتی  
یاروں، میں آپ کو بیت غدا داخل  
ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فرشتہ کے چہ  
اکر میں چاہوں تو اس کے لئے اس کے لئے

**اجد راحۃ المسک**

اس سے مشک کی خوشبو پھوٹتی ہوں۔

اس کے جواب میں حضور سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
ان معاشقہ التنبیہات تنبت حبیبنا  
علی رواح اهل الجنة فما خرج  
منہا شئ ابعدتہ الا عن ارجلہ  
ابو نعیم، دشمنانہ نفس میں نہ رہے  
قیس جیس فرماتے ہیں کہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم  
ادار اراوان یتغوط انشقت  
لارص وابتلعت بولہ وغائلہ  
وفاحت اذلت راحۃ طیبہ  
(جمع بولیں، دشمنانہ)  
حضور سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم  
جب فقہا حاجت کا ارادہ فرماتے تو ان  
بھٹ جان وہ آپ کے بول وغائلہ  
مذاہب کو گل بان کی سے وہیں سے  
خوشبو بھٹتی رہتی تھی۔

**کمال عقیدت جابر رضی اللہ عنہ**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث  
میں ہے کہ حضور سرور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم

دلہ نے فقہا حاجت فرمائی فراغت کے بعد شریف لائے میں اس ارادہ پر گیا کہ آپ  
سے جو کچھ خواجہ ہوا کھاؤں گا میں وہاں تو کچھ نہ کھاؤں گا اس کے کہ اس جو کچھ  
کی خوشبو آ رہی ہے۔

**فائدہ** گنا گنا عقیدت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ خود حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل مبارک کھانے کے لئے بہت غنائے کیا وہ نہیں سمجھے  
تھے کہ بشر کا فضل پیدا اور بخش ہو کر بدبودار تھے لیکن وہ صحابی تھے وہابی نہ تھے وہ  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حبس میں نہیں بند کروا سکتے تھے

**مسئلہ** حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضیلت مبارکہ پیٹا باقدس  
اور ہزار مقدس دین تمام اس لئے نہ صرف دین بدہشت کی برتری  
سے نفیس تر خدا سے بڑا کر سہا پہل تان نبوت تاملہ قدر ہے کہ آپ کے لئے قدر  
مبارک کا دل بے تاب جسے ہمارے لئے اپنے فضیلت - مزید فوقی رضویہ بد اول میں  
یا فیر کی کہ بے بد دل تق سرنہ فی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیجئے

**سنجے کے ڈھیلے کی خوشبو** قضا سے جنت سے فرشتے کے بعد  
مٹی سے تان ڈھیلوں سے استیانت  
بہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیممت کے لئے ڈھیلے ستوں فرمائے  
لیکن ماہستر کے صفائی سے ڈھیلوں کا وہی حال ہے جو ان قضا جنت کا کہ بد بو  
بد بو کی خوشبو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن ڈھیلوں کو استعمال فرمایا اول تو وہ بھی  
بد فرشت غائب ہو جاتے کہ کچھ بگڑے تو کہ خوشبو کا حال بھی ان سے سنیے۔

حضرت مولیٰ القاری رحمہ اللہ باری فرماتے ہیں کہ  
روئی اَنَّ رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ  
الَّتِي فِيهَا قَالَ اللَّهُ عَذَابُ  
عَذَابِي أَسَدُّ حَرَجٍ  
وَمَا يَكُونُ فِيهِ حَرَجٌ  
وَمَا يَكُونُ فِيهِ حَرَجٌ  
وَمَا يَكُونُ فِيهِ حَرَجٌ

حضرت فہم ارشیدنا وراثت  
فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ ثَلَاثَةُ أَجْدَادِ  
الْبَلَاءِ اسْتَنْجَى بِهِنَّ فَخُذُوا  
شَهْنَ فَإِذَا بِهِنَّ يَفُوحٌ مِنْهُنَّ  
رُوحٌ الْمَسْكُ فَكُنْتُ إِذَا جِئْتُ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ أَخَذْتُ مِنْهُنَّ  
حَبْلًا فَتَعَبْتُ رُوحًا مِنْ رُوحِ مَنْ  
تَطِيبُ وَتَعَطَّرُ (سرخ تان شریف  
بعلی القاری جلد ۳۳ مواہب لدنیہ)  
دور تشریف لے گئے جب واپس تشریف  
لے تو میں نے اس جگہ نظر کرکے کچھ نہ پایا۔  
البتہ ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استنج فرمایا تھا میں  
نے انہیں مٹھایا ان ڈھیلوں سے مشک  
کی خوشبو میں ہلک رہی تھیں جمعہ کے دن  
جب میں مسجد آنا تو وہ ڈھیلے آستین میں  
ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی ہلکی کرتا  
عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو  
غالب موحاتی۔

**تعجب بالانہ تعجب** یہ روایات سے وہیں بد بو نہی کو گشتہ ہونے وہیں  
ہے اس لئے کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو اپنے حبس بشر سمجھتا ہے لیکن مجھے تعجب ہے کہ بعض اہلسنت پر جو آپ کو نور بشر کے  
قابل ہیں وہ پر یہی روایات بر شک و شبہ کیوں اور پھر روایات نقل کرنے سے بھی  
مستولی شخصیات نہیں وہ پیٹ کے محدث اور چوٹی کے غفیب بلکہ بعض غائب  
مولیٰ قدر رحمہ اللہ تعالیٰ جو حذوف میں ناقدا حدیث اور تحقیق میں مدیم ستان  
صاحب مواہب بخارن کے ترح اور توافی میں مندرجہ شفق انہوں نے حدیث - یہ  
مذکور سے وہ فضیلت مبارکہ کی طہارت و خوشبو لگ ہونے کی مقدور روایت و

احادیث نقل فرمائی ہیں اسی لئے ملکی طور تو بھی ٹک و گنجائش نہیں درمذہب عشق میں  
تو ایسا شک کفر سے کم نہیں۔

**محدثانہ گفتگو** | انی خین کے فتوے میں بن تیمیہ کی تعلیم نے نہ شرک کا تقاضا کی  
بجھ رہا ہے کہ فضائل محمدی کی روایت صنف مذکور

ہیں لیکن ان کے جو محققین کہلاتے ہیں وہ بھی غور و فکر سے کام لیتے ہیں اسی لئے  
کے لئے مندرجہ سوال و جواب حاضر ہے۔

**سوال** | امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فضیلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی روایت از بن علون مونسو کا ہے۔ صرف حدیث کے بخیر صورت ہو  
کی وجہ سے منکر ہیں مگر کسی حدیث میں سے ثابت ہوئے تو ہم اسے کوہ رہاں۔

**جواب** | یہ صرف اپنی بات ہے درہم ہم سی طارہ قصات کو صحیح ثابت کر  
دکھاتے ہیں نہ صرف امام بدول۔ یہ سیوطی پر اللہ تعالیٰ اور اس رحمت

ناز فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیونکہ  
جن حدیث سے سند صحیح سے مروی ہے اس کے بعد اس سند سے روایات  
فقیر ادبی غفرلہ ان کی تحقیق کر کے لکھتا ہے۔

### نقشہ سبع سننات

نمبر	سند کا متن	حوالہ
۱	اسما بیل۔ عتبہ۔ محمد۔ ام سعد۔ عائشہ صدیقہ	ابو نعیم

نمبر	سند کا متن	حوالہ
۲	محمد۔ علی۔ زکریا۔ شہاب۔ عبد الکریم۔ ابو عبد الکریم کنیز عائشہ (رضی اللہ عنہا)	ابو نعیم
۳	مخلد۔ محمد۔ موسیٰ۔ ابراہیم۔ امیر۔ کنیز عائشہ صدیقہ	حاکم فی المستدرک
۴	محمد بن سلیمان بابلی۔ محمد بن احسان اموی۔ عبدہ بن سلیمان بنہ ابن عروہ از عروہ از عائشہ (رضی اللہ عنہا) امام سیوطی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ سند کے اعتبار سے اسی ہے ابن ابی نے الحقائق میں اس سند کو لانے کے بعد فرمایا یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان بغدادی ثقہ ہے اور صالح شخص ہے اور عبدہ شیخین کے راویوں سے ہے۔	دارقطنی فی الافرد
۵	عبد الرحمن بن قیس زعفرانی۔ عبد ملک بن عبد اللہ بن دید از ذکوان (مرسل)	حکیم ترمذی
۶	یہ سند امام سیوطی و فضیلت میں لائے ہیں	
۷	وہی سند جسے سوال میں موضوع کہا گیا۔	

**محدثانہ بحث** | فضیلت مبارکہ کی احادیث مبارکہ فضائل و کمالات پر مشتمل  
ہیں عشق کے لئے تو دلائل کی ضرورت نہیں۔

ع عائشہ زنا بدلیل چہ کار

مشہور مقولہ ہے اہل خواہر: خصوصاً نجدیت و ہایت دیوبندیت سے متاثر

ہو در خواہر ہلکے لئے سنائی صرف کا اردو ترجمہ بھی تحریر فرمائیں۔



عوام سے گزارش ہے کہ فنِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ

۱۔ فضائل میں احادیث ضعیفہ بہرہ موشومہ جن کا مضمون احادیث صحیحہ سے مؤید و موثق ہو وہ قابل قبول ہیں۔

۲۔ اس روایت میں احادیث صحیحہ بھی ہیں جن سے باقی عدہ فنِ حدیث ضعیف بھی ہو کہ معنی صحیح ہو جاتی ہے۔

۳۔ کسی حدیث ضعیف یا موضوع مستند یا اس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہو جائے تو وہ حدیث بھی حسن یا غرہ ہو کہ صحیح ہو جاتی ہے۔

۴۔ کسی حدیث کا کسی محدث بہرہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہوا تو اگرچہ نہیں کہونکہ اس محدث یا محدثین کے علم یا اس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہو لیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یا ان کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع فضل و برز میں حدیث کو امام بیہقی نے موضوع نہ دیا لیکن امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسے سات سند سے صحیح ثابت کر دکھایا۔

۵۔ الحدیث من حیث الحدیث کو بلا تحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا منہ جہ سرکار و سام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے

اس سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات جو گزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے بدھ کے دلی نافرمانی کے عرض برس پیدا ہوتا ہے

**حکایت** ایک عالم دین بدھ کے دن ناخن کٹوا رہے تھے کسی نے کہا بدھ کے دن

ناخن کٹوانے سے برس پیدا ہوتا ہے فرمایا یہ حدیث

ضعیف ہے یہ کہنا تھا کہ وہ فوراً اس وقت برس میں مبتلا ہو کے کسی رات نہیں حضور سرور عام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات مولیٰ تکایت عرض کی آپ نے فرمایا مرنے میری حدیث پر ضعیف کہا عرض کی مجھے اس کا ضعف معلوم تھا۔ آپ نے فرمایا تجھے ضعف نفس آیا میری نسبت نظر نہ آئی۔ اس نے بدھ کا مبارک اسم کے جسم پر چڑھا تو شفا پا کر ہو گیا۔ (نسیم بریلوی)

**فائدہ** یہ قاعدہ اپنے مقام پر حق ہے کہ ضروری نہیں کہ جس حدیث کو محدثین ضعیف موضوع کہہ دیں وہ جتنا ایسے ہو بلکہ محدثین کے علم کے مطابق ضعیف و موضوع ہوں لیکن ممکن ہے۔ وہ درحقیقت ضعیف و موضوع نہ ہو۔ اسی لئے کسی حدیث کے بارے میں ایسی حواث نہ کی جائے بلکہ حضور سرور عام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات کی روایات ہیں کہ جن کے انکار سے ایمان خطرے میں چڑھ جائے۔

**خون مبارک** حضور سرور عام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک پینا متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متفق ثابت ہے بخلاف ان کے سیدنا و مراد بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے لکھا کہ

عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے جی مت کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ السلام کی جماعت (خون) نکالا روزے میں دو مراغون روکھت نہ تھے آپ نے فرمایا کہ اسے ایسی جگہ چھپا جہاں کوئی نہ دیکھے فرمایا کہ میں نے اسے پی لیا اور اسے رادرجائے کہ کس نے بینہ درویش خیمہ

آزاد گوشتیدہ ترازوں مکا نے شیا فتم  
پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تراز مردم کوفتے  
مردم راز تو کنیت کردان قوت و مردانگی و  
شہامت کہ اور ازاں حاصل شود پاشا  
حرب قتال با مردم شد و دوسے رشتی  
اشد عنہ بیعت نہ کرد یہ بیزید و اقامت  
کرد بحدیث و محقق شد نہ روئے  
بجی زمین و عرق و خراسان و جزین و  
کشت اور اجماع ابن یوسف و امارت  
عبد الملک بن مروان و برد کشید و لہ  
قصہ طویل ہے۔

آزاد گوشتیدہ ترازوں مکا نے شیا فتم  
پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تراز مردم کوفتے  
مردم راز تو کنیت کردان قوت و مردانگی و  
شہامت کہ اور ازاں حاصل شود پاشا  
حرب قتال با مردم شد و دوسے رشتی  
اشد عنہ بیعت نہ کرد یہ بیزید و اقامت  
کرد بحدیث و محقق شد نہ روئے  
بجی زمین و عرق و خراسان و جزین و  
کشت اور اجماع ابن یوسف و امارت  
عبد الملک بن مروان و برد کشید و لہ  
قصہ طویل ہے۔

و در روایتی آمدہ کہ گفت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مر عبد اللہ بن زبیر را و قتیکہ  
فرود برد خون را۔ لَا تُسَلِّطُ النَّاسُ  
الْاَقْسَمَ الْيَمِينِ مَسَّيْہَ كَنْزِ الْاَنْسِ  
و درج مگر اسے سو گند کنی جس ملاحظہ

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام  
نے حضرت عبد اللہ کو فرمایا جس وقت  
انہولنے آپ کا خون مبارک لیا تجھے دشمن  
کی آگ نہ پہنچے گی ہاں کچھ ہوگا تو قسم کی وجہ  
سے مثلاً اللہ تعالیٰ قسم یاد فرمائی کہ انہیں

ان منکرو الانس و الدناس  
الاسۃ و دین اہدیت دلائل  
ست سہ رست ہوں و دم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم و ہر قیاس  
فضیلت و معنی تری صحیح بخاری کہ حنفی  
مذہب ست غلہ بہن قیاس است  
امام ابو حنیفہ و شیخ ابن حجر شافعی کہ دلائل  
متناثرہ و متطہرہ نہ رہے بہرہ رست شافعی  
بمختصرت علی مدعہ و سلم و شہر کردہ نہ  
آر ائمہ از حضرت دے صلی اللہ  
علیہ وسلم،  
(المدارج بل شیخ)

دورخ میں بھیجوں اس حکم کے تحت کہ کوئی  
بھی ایسا نہیں جو دورخ پروردگار و  
شاہ ساجد سے یہ روایت نقل  
کر کے بتوجہ نکالتے ہیں۔ نا حدیثیں  
دیں ہے کہ حضرت سعید اسلام کا بوسہ پیشا  
و رتوں پاک ہے۔ و یہ آپ کے جسم  
فضیلت ہے کہ کا قیاس باہر ہے  
تاریخ بخاری جو صحیح اندر مذہب ہیں  
فرمایا کہ اسی کے قیاس میں ام ابو حنیفہ شافعی  
نہ نہ رہے بن حجر فرمایا کہ دلائل متناثرہ  
و رست مذہب میں سے واضح ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضیلت مبارکہ پاک ہیں اور  
یہ آپ کے خصائص سے ہے۔

خون مبارک میں خوشبو  
حضور سرورہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون  
مبارک کی طہارت میں کسی کو بھی اختلاف نہیں  
ہاں اس میں خوشبو کی تصریح بھی ملاحظہ ہو۔  
امام قسطلانی رحمہ اللہ نے لکھا  
و روی انہ کان یبویث یبویث  
روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش

وَقَدْ مَلَاحِصِي لَمْ يَسْلَمْ  
وَلِي تَابِ ابْنِ مَرْيَمَ فِي  
ذِكْرِ الْقَبْلِ وَالْبَطُولِ امْتَلَأَ  
لِشَرِّبِ اِيْ مَسْبِ اَللّٰهُ اَبْنِ  
الزَّيْبِ رَمَلَهُ تَقْشُوعُ مَسْكَدِ  
بَقِيَّتِ رَا حَلَّةُ مَوْجُودَةِ فَيَدِ اِلِ  
اِنْ صَلَبَ رَفِي اَللّٰهُ عَنَّهُ  
(مواہب لدنیہ ص ۲۷ ج ۱)

اور خون مبارک کے برکت حاصل رہا حتیٰ  
تا بہرہ پختہ نہ ہو کہ جب بیدار  
نہ ہو پیرسی اللہ نے حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بدن سے پھینک دیے  
سارے خون پیانوں کے دہن مبارک  
سے شنگ و ٹوٹی ہوئی اور درختوں  
ان کے منہ سے بہنے لگی رہی یہاں تک  
تک کہ سونے کی

سورس ورم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون مبارک میں خوشبو کے  
علاوہ اس کی طہارت کے ساتھ ہی محفوظ خاطر رہے کہ نہ تباہ  
رہی اللہ کو جہانی قوت کتنا نصیب ہوئی اور ہشت کی نوید مید عدو۔

**خون اقدس پینے والے صحابہ کرام**  
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا خون اقدس پا کر تو ہے  
ہی لیکن اس قدر منزلت سبحانی و باری کو کہ خبر متعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
سے تبرک کے طور پر ثابت ہے۔ چنانچہ سیدنا شاہ عبدالحی محمد دہلوی قدس سرہ  
مدرجہ النبوة شریف میں لکھتے ہیں کہ

**دافع البلاء والامراض** | ماشرب  
بہر حال حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کا خون اقدس کا پینا بار بار دفع  
دم نیز کرے

واقع شد دست از بھی بہ خوردن آن یکے  
وے بچمت کرد آنحضرت را پس پیرن  
وہ خون را فرد برد اور در شکم خود  
برسد آنحضرت چہ کار کردی خون را  
گفت بیرون بردم تا پنبہاں کنم آنرا  
خو شستم خون ترا بر زمین برہم پس  
پنبہاں کردم آنرا در شکم خود فرو برد و تھین  
خند کردن و نگاہ ستی نفس خود را یعنی  
ارامش و بلا۔  
(مدارج النبوة)

ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے پیا ایک حجام  
نے آپ کا خون مبارک نکالا۔ آپ نے فرمایا  
اسے کہیں باہر چھپا دے اس نے بجائے  
کہیں چھپانے ہی لیا۔ آپ نے پوچھا تو عرض  
کیا میں اسے چھپانے سے باہر گئے  
لیکن میرے ضمیر نے اجازت نہ دی کہ  
آپ کا خون زمین پر ڈال دوں میں نے  
اسے پٹنے سے چھپا دیا۔ میں ہی یہ  
آپ نے فرمایا تو نے خود کو امراض و بلیات  
سے محفوظ کر لیا۔

**مالک بن سنان رضی اللہ عنہ**

شفا میں ہے۔

وَمِنْهُ شَرِبَ مَدِيتُ بَن  
مَسْنَانُ دَمَهُ يَوْمَ أَحَدِ وَ  
مَصَّةِ اِيَّاهُ تَمَوَّيْهِ مَلِي  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ وَّ قَوْلُهُ  
لَنْ يَصْبِيَهَ اَمَّا

اسی سے حضرت مالک بن سنان رضی اللہ  
عنہ کا خون مبارک پینا عذوہ احد میں  
اور آپ کا سے جائز قرار دینا بلکہ فرمایا  
اسے جہنم کا آگ برزخ نہ پینے۔

**فائدہ** | لو کہ میں تو



**فائدہ** | دواؤں کا تفصیل حضرت شامی عظیمی محدث ربہوی قدس سرہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

دردہ است کہ چون محروم شد غریب  
صلی اللہ علیہ وسلم و صوم و زکوٰۃ  
جبرحت اور مالک بن سنان بدر بخواب  
خدی رضی اللہ عنہ کہ در سبب  
ماخت از گشت پند از خون راز و بن  
کشت و دوا و ہرگز در یوم خون آغوش  
را بر خاک پس فرد برد آزار پس فرمود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ بود کہ گویا  
بردے از اہل بیت بگردد امر این دو  
از مدارج متبع رضی اللہ عنہ  
مردی ہے کہ دوا حدیث مسودہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نہ سم نہ سمی ہوئے آپ  
کے زخم مبارک کے خوش پاک کو مالک بن سنان  
یعنی پوچھہ حدیث سے حدیث کے  
نے چوسا یہاں تک کہ وہ غصہ  
ہو گئی لوگوں نے کہ یہ خون منہ سے باہر  
پھینک دے کہ خدا کی قسم میں اسے ہرگز  
اس مبارک کوب کو زمین پر نہ چھینکوں گا کہ  
کریسے کی گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کسی بھائی انسان کو دیکھنا چاہے تو اسے  
دیکھ لے۔

**فائدہ** | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسور علیہ سلام کو نور سمجھنے ورنہ عام شرکاء منوں میں  
نہیں جگہ پید کر رہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیادہ بردید نظر آئے  
مکرم عدوی بھی ہے کہ پتے تو فرمایا کچھ لیکن صحابہ نے اس کے برعکس پیادہ پھر مکرم عدوی  
حضور علیہ السلام نے سرزنش کے بجائے دیرین کی نعمتوں سے نوازا کہ دنیا میں خیر دہاں  
آخرت میں بارخ جناب بھی یاد رہے کہ قہر دین کو صیہ نے سمجھا اس کا عشر عشر بھی آج

کے دین کے ٹھیکہ دار کو نصیب تو جسے خود دین کی خوشبو بھی سبب تیار۔

**مہربنوت** | حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور سرور عام صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سو کر یا نہیں نے آپ کی مہربنوت کو منہ میں  
لیا تو۔ لکان یتیم علی مسکاً مجھ سے کسور ہی خوشبو ہسکتی تھی

**فائدہ** | صرف مہربنوت مبارک کی خوشبو کا ذکر تفرکا باب ہے۔ حضور سرور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بہ متعلق سننے سے خوشبو ہسکتی تھی اور سچا بہ رضی اللہ عنہم  
اس کے بیسی شہد ہیں جن کا ذکر خیر گذشتہ ورق میں درج کیا۔

**لطیفہ** | جن بہ بخوب کو سو سے اپنی بشریت پر فی س کرے کے اور کوئی تصور نہیں  
ان کا یہی خوشبو جو جسم معطر و بڑی نفس سے سے بھگنے کا یہاں سے  
اس کے جواب یہ ہے بد بخوب نے کہا کہ چونکہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم  
دنیا کی خوشبو زیادہ متعلق فرماستے خوشبو تھی نہ آپ کے جسم و نیز ان کی خوشبو  
سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضور سرور عام صلی اللہ  
علیہ وسلم کے نظر پر درہ ایک صلی اللہ عنہ جس دن ان کی  
قبر کھودی گئی تو صیہ کرم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم مٹی کا کچھ حصد کھودتے تھے ہم پر  
مشک کہہ میں تھیں۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بھی قبر کھودنے کے دن لوہا میں  
تھیں ایک شخص حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مزار سے مٹی لے گئے پھر عرصہ بعد دیکھا  
تو وہ بہترین مشک تھی۔

**پاک ہاتھوں کی خوشبو** | اس سے متعلق بہت سی روایات ہیں ابتدا میں بھکیاں

چند مریضوں پر۔ حضرت عیضہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
تشریف لے گئے۔

فَجَعَلَ النَّاسَ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ  
فَبَسَحُوا بِهَا وَجُوهَهُمْ  
قَالَ لَمْ أَخَذْتُ بِمِثْلِهِ فَوَقَعَتْ  
عَلَى وَجْهِهِ فَذَاهِبَ أَنْبَؤُهُ مِنْ أَشْجَعِ  
وَأَطْيَبُ رَائِحَةٍ مِّنْ أَمْسَلَةٍ۔  
(بخاری مستدریج)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا خاصہ تھا کہ بے حد  
خوشبود رتھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا وہ  
جس بچے کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہو جاتا۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین)

**عقیدہ صحابہ** بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
عقیدہ مسلم سے اس نیت سے مصافحہ کیا کہ آپ کے ہاتھ مبارک ان  
کے ہاتھ کو گھسنے سے خوشبو نصیب ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ  
مبارک طبلہ عطار سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔

**فائدہ** صحیح دررہقی ہے کہ خوشبو مسنون تک رہتی دریدہ لعلی ہاتھ

میں دائم خوشبو ہکتی۔

**فائدہ** ہاتھ مبارک کے پر چند نوٹے سرخ کے ہیں درندہ آپ کے ہاتھ مبارک کے  
ملاوہ خوشبو کے واقعات بے شمار ہیں۔ تفصیل فقیر نے "بازوئے رسول"  
میں عرض کر دی ہے

**نُعَابِ دِهْنِ مُبَارَك** ہر آدمی جب تک اپنے منہ کی صفائی نہ دیکھے اس سے بدبو  
کا پیدا ہونا ضروری ہے اس بدبوئی سے تنہا کوک لاجی کہ  
متاثر ہوتی ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک کی خوشبو بآں  
کہنا چہرہ عابدین کی نوبت ہی ہے کہ سرا سرتھا ہی سہا، در خوشبو ہو سہی۔ یہ کہ  
اس کا دنیا کی سن خوشبو کا معیار ہے۔ لیکن مزید بروں پر کہ جس کو گویا بہ ہن نصیب  
ہوا اسے بھی علم و کستوری کا خزانہ بنا دیا بجز ثریا و یاقوت ببقہ منہ دین میں گم نہ چکی  
ہیں چند مہاں عرض کروں

**خوشبو ہکتی رہی** حضرت حمیرہ بنت سعود انصار رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی خدمت میں تھیں آپ قدیدہ خشک کدو گوشت، تانہ و فرما رہے  
تھے زبانہ بک و عطار یا ہم میں بدبو نہ ہوتی بلکہ تادیم زریعت مملوے  
مشت سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی درودہ طبرانی

**آب زمزم میں خوشبو** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں  
آب زمزم کا ڈول ڈال گیا آپ نے اس میں کلی کی

فضلا را طیب من اسلمہ (شد تریب) تو وہ کستور سے زیادہ خوشبو ناک ہوگا  
فائدہ چند مہینے میں کر دیتے ہیں تفصیل فقہ کی کتاب منہجی منہج اسلام  
میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں خوشبو  
بودنی حضور نبی پاک صلی  
علیہ وآلہ وسلم پر مبارک

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے جسم میں منتقل ہو تو وہ بھی خوشبو ناک ہوئے چنانچہ  
اہل سہر کہتے ہیں۔ بچہ بھی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عذاب پھر یہ وہ  
سببہ ہر سبب منتقل ہونا رہا پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب تک پہنچی تو پیادہ خدا بوسیعہ  
نہایت یوں نے بی کاین بلایم اور انہوں نے کعبہ حجاز سے ذکر کیا ہے کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان  
ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے حبیب آنکھ کو دیکھی کہ آنکھ میں نہ مہ لگا ہو ہے اور  
سہیل تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے نہ کو حیرت ہوئی کہ کچھ ملو  
نہیں یہ کس نے کیا ہے نہ کے دامن کا ہاتھ بکڑ کر کابن قریش کے پاس لے گئے  
درسا را اقریبین کی انہوں نے خوب دیکھا کہ مبارک خوب سجایا ہے تو تہا رہن پشت سے  
نئی آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔

پھر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی تفصیل نہیں کہ جو سبب میں  
فائدہ نور مبارک نے قیام فرمایا باہ کی پشتوں میں یا اہل بیت کے شکموں میں ہر  
ایک نور چمک کے ساتھ خوشبو کی مہک سے نوازا (تفصیل دیکھئے فقہ کی کتاب

اصل الاصول فی ایمان آباء الرسول۔

عشق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
حضور سرور عالم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے محلات

آنکھیں دریک سیم کرنا ایک قدم در تہ ہے وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
وہم ہوتے اہل بیت ہے یہ ہونو ہمد ہوں کہ سی ملی و رکشرت ہوں بے کار میں در تہ  
خوار کے اصول پر عمل اعمال کو نجات کا در و مدار سمجھتے ہیں عذاب میں نہیں رہتے  
بے در نجات و مغفرت کا نفس این پر ہے کہ ادائیگی فرس و واجبات پر جب  
اہل سنت و جماعت کا کس پر حجاج ہے پس مدد مہ مغفرت کا قبول اور  
سجاعت نہیں چن بچہ اہل بیت صحاح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شخص  
کی نسبت فرمایا تھی کہ نہ بوقت کی نماز نہ پڑھی در جنت میں چلا گیا جس نے امان  
نہ ہی جہاد میں شہادت پائی اس سے معلوم ہو کہ نماز روزہ شہاد و دخول جنت و  
مغفرت نہیں ایک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ما عددت لہا جب اس نے کہا ما عددت  
کثیر سلوۃ و صیام و کن احب للہ و رسولہ اس کے جواب میں حضور  
انت مع من احببت فرمایا در دوسری حدیث میں عن المؤمن احب وار ہے  
معدوم ہو کہ مغفرت و نجات کا در و مدار مدد ہونہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت  
پر ہے نہ کہ کثرت سلوۃ و صیام وغیرہا پر ثابست مذکور جو ہر یوں و حقیقت ایقان  
محبت اللہ علیہ السلام و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس میں شک نہیں کہ  
در مقتضائے محبت حضرت یوں کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کا مشاقق ہو



ہے پس گریہ وہ کب ہی گنہگار ہو یا شوق و زیارت اس کے حقیقی بوند ہے۔  
 انکارِ میثاقِ جہاد سمجھنا جہاد محض ہے کس۔ تمک ز پد کا جانیں کہ حب رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیب مدد سے در نہ نون عشق و محبت سے نہ  
 در نہ ہو کہ یہ اس نسب کی طار روشنی در نہ ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے  
 حکایت محوں جو کہ حکایت منہور ہے کہ سب کی بھی ہیں ایک کتے کو س نے  
 دیکھتے تھے جب اس کو جنگل میں وہ لگے تو ہار کیا ک کو کتے سے بہا  
 کے ہاتھ بڑ چوٹ اس کے لئے دمن بچھ دیا اس پر اس کو بھی باجوب اس پر تو  
 قنوں نہ پڑ سنا یا۔ موابہ لہ نہ تریف میں ہے کہ

سَمَّي الْأَمْعُونِ فِي لَيْلِيَا، كَلْبًا  
 فَجَرَّابِيَهُ بِالْحُسَيْنِ ذَمِيَّةً  
 فَلَا مَوَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ  
 وَقَالُوا لَمْ مَنَعْتَ الْكَلْبَ نِيَّةً  
 قَالَ دَعَا لِمَلَامٍ فَإِنْ عَيْنِي  
 دَاتِهِ مَرَّةً فِي حَيِّ لَيْلَا

جنگل میں مجنوں نے کتا دیکھی تو اس  
 کی خاطر مدد کی دو گوں نے ملا مت  
 کی کہ کتے سے تباہ سوک کیوں  
 فرمایا یہ دلا مت نہ کرو میں نے اسے  
 یہی کی گئی میں دیکھی تھی۔

**فائدہ** غور فرمئے کہ بجز ذی عشق نے ایک محوں کی نسبت کہ صرف ایک دفعہ کلی  
 میں کتے کو دیکھی تو سب وہ بھی یہ کہ ہے گریہ عشق سے ہو تو رنگ تپے  
 ہیں وہ ہے صی بکرم رضی اللہ عنہ کو مسعودیہ سلام سے صحیح و سہی عشق تھی کہ  
 ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہ کئے چٹکی بدن کی دیں تھی۔

## سیدنا انس کی والدہ رضی اللہ عنہا کا ذوق

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ  
 لِي ذَوَابَّةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي  
 لَا أَجِزُهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُهَا  
 وَبَاخِذُ بِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ میری رغبت تھیں میری والدہ  
 نے فرمایا میں نہ رسول کو نہیں کاٹوں گی  
 کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان رسوں کو پھینکتے  
 اور پکڑتے تھے۔

(ابودود جلد ثانی ص ۲۵)

**فائدہ** حضرت اس رضی اللہ عنہ کے ہاں کو صرف اتنا نسبت تھی کہ ان پر رسول کرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ لگ گئے سب سے صحابہ رضی اللہ  
 عنہا کو اتنا پیار کہ اسے کاٹ نہ گوارہ نہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ (مہر خدہ نہیں  
 دی تو کیا تھا۔ بنا پڑے کہ کہ عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) در قادمہ ہے کہ عشق  
 تعلیم کا محنت نہیں ہے عشق از بدلیں چہ کارا عشق کو دیں کی کیا ضرورت عشق خود  
 استاد ہے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کون سے کورس پاس کئے وہ بھی عشق تھا کہ اب  
 خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ مجھے رحمن کی خوشبو میں سے  
 سنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی کی نسبت مبارک سے پڑ عشقیت نصیب  
 ہے تو سمجھ لو کہ کامل ہے کہ کسی چکر باز کی چکر سے حدیث ضعیف یا کسی ورثہ شیعہ  
 میں میں تو ابھی سے یدن کا علاج کرو ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا پھر نہ کہا کہ کسی نے تپا

**دور کی نسبت محبت و عقیدت** | فضلات مبارک یاد دیگر تبرکات کو تو پھر بھی

قرب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہے مگر مغلیہ و مدینہ منورہ کے نقشہ جات کو صرف اتنا نسبت ہے کہ وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈیرہ یعنی بیرون کے یاد دلانے والے ہیں اسی لئے وہ بھی شرع شریف کے نزدیک تبرک ہیں۔ کیونکہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کا ذکر رکھنے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ چھوٹے علمائے اسلام بکثرت کا ذہل اسلام ہے۔

**جالی اور گیند خضریٰ** | جالی اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتبِ حدیث و سیر وغیرہ میں صد ہا برس سے بقیہ چلی آرہی ہیں بلکہ زمانہ

تابعین و تابعات تابعین سے لے کر قرنِ اخیر تک بیکار رہی ہیں تو کیا کوئی مسلمان باایمان کہہ سکتا ہے کہ یہ کاغذ کا پیرہن پسیر تصویر مزارِ روشن و روضہ رشک گاشنِ شرک و بدعت ہے و انصاف کا خون کر کے یہ تصویر کشی ذہن و ہمت میں مقصور ہو تو اس کے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

**نعل پاک حضور علیہ السلام** | اس سے بڑھ کر اور سینے اور اپنا سر دھینے مکہ شریف اور مدینہ منورہ اور مزارِ انور اور روضہ منور تو بڑی

چیزیں ہیں ان کی تصاویر اور نقشے اگر تبرک اور معظّم و مکرم مان لئے گئے تو چنداں محلِ تعجب اور مقامِ استعجاب اور اولیٰ الالباب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعل بے بہائے نعل بہا کی تصویر و مثال وہ معظّم و مکرم ہیں کہ مذاہبِ اربعہ کے علمائے

دیں و اساطینِ شرع میں ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً و میثماً اس کو چرتے ہیں اور ہلاتے ہیں اور اس کے بنانے اور پاک رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں بلکہ ان کے فضائل و برکات میں فہم کتاہیں۔

**نقدِ تحریر** | نقشہ نعین پاک اور نقشہ صریحین طہین گھر وغیرہ میں رکھنا نہ صرف جائز بلکہ انہیں برکات نصیب ہوتے ہیں لیکن یہ صرف اور صرف اہلسنت کے

گھروں و مکانوں وغیرہ کی زینت نظر آئیں گے۔ دیوبندی و وہابی و دیگر بد مذہب جو ان برکات کے اقرار کے باوجود محروم ہیں کیوں یہ ان سے پوچھیں۔ ہمارا مذہب تو ہے احب الدیارات

**وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھا** | فقیر نے تعینت ہذا میں اپنی استطاعتِ عالم اسلام کے نامور محدثین اور علماء و فقہا مشائخ کی تصویرات

سے ثابت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت مبارکہ میں وہ خوشبو و ولایت رکھی گئی جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی بلکہ آپ کے فضلات مبارکہ میں خوشبو تھی۔ لیکن بدقسمتوں کو کون سمجھائے وہ نہ صرف اس خوشبو کے منکر ہیں بلکہ بشریت کو اپنی جیسی بشریت ثابت کرنے کے علاوہ فضلات مبارکہ کو پیدا اور غلیظ کہتے ہیں۔

وقتِ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات مبارکہ کو کبھی کہنے والے غیر مقدس وہابی ہیں ان کے فتاویٰ اور ان کی تردید فقیر کی کتاب الدلائل القاہرہ میں ملاحظہ ہو۔

فضلِ اللہ علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین



## خاتمہ خصوصیات کریمہ

حنور بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی طرف سے چند ایسی خصوصیات سے نوازا گئے ہیں جو عوام تو درکنار بعض خصوصیات دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی نصیب نہ ہوئیں۔

چند نمونے فقیر کے اور ان گذشتہ میں بیان کئے ہیں لیکن یہاں چند خصوصیات عرض کرتا ہوں تاکہ ان اسلام ان فتنہ پرداز لوگوں کے فتنوں سے بچ سکیں۔ عقیدہ یہی ہے کہ حنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اور صرف ہماری طرح بشر آدمی انسان ہیں۔ ہاں بس فرق اتنا ہے کہ وہ نبی بن گئے۔ ہم نبی نہ بن سکے۔ ہم کہتے ہیں کہ حنور علیہ السلام بشر آدمی انسان ضرور ہیں لیکن آپ کی بشریت بھی نوزاعی اور ہے۔ بشر کی صورت میں ہونے میں ضروری نہیں کہ آپ جمیع لوازمات میں ہمارے جیسے ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوازمات بشری عطا فرمائی ہیں۔ چند خصوصیات مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

تفسیر عزیزی سورۃ الضحیٰ کی تفسیر میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ حنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بن شریف کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پشت مبارک کے پیچھے سے بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ ناخیر اور رات کی تاریکی میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ آپ کا لعاب دہن لیکن پانیوں کو شیریں بنا دیتا تھا۔ آپ لعاب دہن سے اگر دودھ پیتے بچوں کو ایک قطرہ منہ میں ڈال دیتے تو ان کی جھوک ختم ہو جاتی اور پورا دن انہیں دودھ کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ آپ کی بغل مبارک سفید رنگ کی تھی اور اس میں بان انگلی

نہ تھے۔ آپ کی آواز اتنی دور جاتی تھی کہ اور لوگوں کی آواز اس کے دھویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی تھی۔ آپ دور سے سُن جاتے تھے کہ دوسرے لوگ اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے۔ اور زمین میں آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور قلب اللہ بیدار رہتا تھا۔ آپ کو کبھی اسلام نہیں ہوا۔

آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو مشک سے زیادہ تھی۔ جب آپ کسی جگہ سے گزر فرماتے تو آپ کے پسینہ کی خوشبو جو کہ ہوا میں مزیت لڑتی ہوئی اس پر لوگوں کو بہتہ مل جاتا کہ اگر دھڑ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا ہے آپ کے فضل مبارک (فضائے حاجت) کا اثر کبھی بھی زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین چھو کر لے نکل جاتی تھی اور وہاں سے کسٹرون کی خوشبو آتی تھی۔

آپ فتنہ شدہ اہل بریدہ پاک و صاف پیدا ہوئے۔ کسی طرح نجاس کا اثر آپ کے بدن شریف پر نہ تھا۔ نہ زمین پر جب جلو افروز ہوئے تو سجدہ کرتے ہوئے اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت کے وقت ایسا نور چمکا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے شہر ملاحظہ فرمائے۔

آپ کا گھوڑا ملائکہ ہوتے تھے اور گھوڑے میں چاند آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ اور جب آپ چاند کو اشارہ فرماتے تو چاند سیطرہ مال ہو جاتا آپ سے کبھی زمین پر نہیں پڑا۔ آپ کبھی نہ تھا۔ حنور علیہ السلام کے ہاں ہاتھ با پیر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ جب کسی جانور پر سواری فرماتے تو جب تک آپ ہوا رہتے تو وہ بول و براز نہیں کرتا تھا۔ عالم ارجح میں آپ سب سے پہلے پیدا ہوئے اور اسلئے برہم کے جواب میں سب سے پہلے آپ نے ہی جلی فرمایا تھا۔

سیر معراج آپ کے لئے مخصوص ہے اور براق کی سواری بھی آپ کے لئے مخصوص



مالوں پر جانا۔ حد قباب تو یہی تک رسائی اور دیدار الہی سے مشرف ہونا فرشتوں،  
 آپ کی فوج ہونا تاکہ ہر کافری میں جہاد کریں۔ آپ کی خصوصیات یہ ہیں۔  
 نہ کا دو لغت ہونا اور دوسرے عجیب و غریب معجزات کا ظہور بھی آپ کے مخصوص  
 تیا مست کے دن اسٹڈ کی آپ پر جو نوازشات کی بارش ہوگی وہ کسی اور پر نہیں  
 وگی اور سب سے پہلے آپ ہی روزانہ اندر و اظہر سے سر محشر جلوہ افروز ہونگے۔  
 آپ کو مشرق براق پر ہوگا اور مشرق زار فرشتے آپ کے جلو میں ہوں گے۔ اور عرض  
 احادیث جانب کی کرسی پر آپ ہی جلوہ افروز ہوں گے۔ مقام عمو پر آپ نائز ہوں  
 گے اور آپ کے دست مبارک میں محمد اکرم جنت ہوگا۔ حضرت آدم و دیگر انبیاء علی نبینا  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام اس جنت سے ملے ہوں گے۔

حصہ علیہ السلام امت سمیت سب سے پہلے پھر اڑتے گزریں گے اور  
 آپ ہی سب سے پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے خازن جنت پوچھیں گے کون؟  
 آپ فرمائیں میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ عرض کرے گا میں اٹھ کر کھولتا ہوں۔ میں  
 آپ سے پہلے کسی کے لئے نہیں اٹھا اور نہ آپ کے بعد کسی کے لئے اٹھوں گا۔ پھر  
 صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے آپ کو مقام وسیلہ  
 عطا ہوگا یہ مقام جنت میں اعلیٰ درجہ کا ہے۔

جنت میں آدم علیہ السلام کی کنیت حصہ علیہ السلام کے نام پر ہوگی ان کی اولاد  
 میں سے اور کسی سے ان کی کنیت نہ ہوگی۔

جنت میں سولے حصہ علیہ السلام کی کتاب قرآن کے سوا کوئی اور کتاب  
 نہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی سولے حصہ علیہ السلام کی بولی عربی کے کوئی اور  
 زبان بولی جائے گی۔ مزید خصوصیات فقیر کی تصنیف مشرق احسن حصہ ص ۱۳۷  
 مفصل لکھی ہیں۔ فقیر قادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۳ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بروز خیس  
 ہوا واپس پاکستان

ایمان کی جانے۔ تفسیر قرآن

# فیوض الرحمن

اردو ترجمہ

## روح البیان

کامطالعہ فرما کر اپنے زیارتی  
قلب منظور

ناشر مکبہ اویسیہ رضویہ سیرانی، بہاولپور پاکستان